۱۵۵واں باب

[ربیع الثانی ۵ ہجری]

سُوۡرَۃُ النِّسَآء کی اختتامی ہدایات

۱۱۷: سُوۡرَۃُ النِّسَآء[۴-۵والمحصنٰت]

نزولی ترتیب پر ۱۱۷ویں تنزیل، پانچویں پارے میں وارد قرآن مجید کی چوتھی سورت

﴿آیات ۱۲۷ تا ۱۷۶﴾

۳۷۴	یتیم لڑکیوں کے حقوق کی پامالی
۳۷۴	مردوں کے لیے شادیوں کی تعداد چار تک محدود
۳۷۵	بیویوں کے درمیان عدل کا مفہوم:
۳۷۶	ایک سے زاید بیویوں کے ساتھ انصاف
۳۷۸	منافقت سے پاک یکسوئی کی دعوت
۳۸۰	اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو!
۳۸۴	منافقین سے ہوشیار
۳۸۹	یہود کے جرائم
۳۹۵	اختتام کلام
۴۰۲	وراثت کے چند تشنہ، وضاحت طلب امور

۱۵۵واں باب

سُوۡرَۃُ النِّسَآء کی اختتامی ہدایات

[سُوۡرَۃُ النِّسَآء آیات ۱۲۷ تا آخر (۱۷۶)]

یتیم لڑکیوں کے حقوق کی پامالی: اللہ تعالیٰ کے نزدیک یتیموں کے حقوق کی اہمیت کتنی زیادہ ہے اس کا اندازہ اس سورہ مبارکہ کے ابتدائی دور کوعوں کے مباحث سے ہو سکتا ہے۔ اب جو معاشرتی مسائل کی گفتگو دوبارہ چھڑی ہے تو یتیموں کے مفاد کا ذکر پھر چھڑ گیا ہے۔ اِن آیات میں وارد ہونے والے جملے تَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَنۡكِحُوۡهُنَّ [اور جن کے نکاح کرنے سے تم باز رہتے ہو] کی عائشہ رضی اللہ عنہا کی زبانی بیان کردہ تشریح سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ اُس وقت کے عرب معاشرے میں مال دار والدین کی چھوڑی ہوئی لڑکیوں کے سرپرست بسا اوقات اس مال پر بری نظر رکھتے تھے اگر لڑکی مال دار ہونے کے ساتھ خوبصورت بھی ہوتی تو چاہتے تھے کہ وہ خود اس سے نکاح کرلیں اور مہر و نفقہ ادا کیے بغیر اس کی دولت اور حسن دونوں سے فائدہ اُٹھائیں۔ اور اگر وہ بد صُورت ہوتی تو نہ اس سے خود نکاح کرتے تھے اور نہ کسی دُوسری جگہ اس کی شادی ہونے دیتے تھے کہ کہیں اُس کا ہونے والا شوہر اُس کے ترکے کو وصول کرنے کے لیے ایک مضبوط وکیل نہ بن جائے۔

مردوں کے لیے شادیوں کی تعداد چار تک محدود: توجہ دلائی گئی کہ یتیم لڑکیوں کے نکاح کردیے جائیں مگر مردوں کے لیے شادیوں کی تعداد چار سے زیادہ نہیں ہوسکتی۔ قبل از اسلام ساری دنیا میں کسی مرد پر شادیاں کرنے کی تعداد پر کوئی پابندی نہیں تھی اور نہ ہی متعدد بیویوں کے ساتھ اور اُن کے درمیان انصاف کے لیے کوئی پابندی تھی۔ سُوۡرَۃُ النِّسَآء نے تعداد کو چار تک محدود کیا اور ساتھ ہی اِن کے درمیان عدل کی یوں تاکید بھی کی کہ اگر عدل نہ کرسکو تو ایک ہی بہتر ہے، یہ دنیا پر، انسانوں اور عورتوں پر اسلام کا وہ احسان ہے جسے آزاد شہوت رانی کی خوگر مغربی تہذیب، مرد اور عورتوں دونوں کے لیے در جنوں گھاٹ گھاٹ کے پانی پینے کو 'میرا جسم، میری مرضی اور آزادی' گردانتے والے ظلم قرار دیتے ہیں، اُلٹا چور کوتوال کو ڈانٹے!

وَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تُقۡسِطُوۡا فِى الۡيَتٰمٰى فَانۡكِحُوۡا مَا طَابَ لَـكُمۡ مِّنَ النِّسَآءِ مَثۡنٰى وَثُلٰثَ وَرُبٰعَ‌ ۚ فَاِنۡ خِفۡتُمۡ اَلَّا تَعۡدِلُوۡا فَوَاحِدَةً اَوۡ مَا مَلَـكَتۡ اَيۡمَانُكُمۡ‌ ؕ ذٰ لِكَ اَدۡنٰٓى اَلَّا تَعُوۡلُوۡا ؕ‏ ﴿۳﴾ اور اگر تم کو اندیشہ ہو کہ یتیموں کے ساتھ انصاف نہ کرسکو گے تو جو عورتیں تم کو پسند آئیں اُن سے نکاح کرلو، دو یا تین یا چار۔ لیکن اگر تمھیں ڈر ہو کہ عدل نہ کرسکو گے تو بس پھر ایک ہی۔ یا اُن کے ساتھ رہو جو تمھاری ملکیت میں ہوں، یہ بہتر ہے اِس سے کہ انصاف نہ ہو ○

بیویوں کے درمیان عدل کا مفہوم: عدل کا مطلب عام طور پر انصاف اور برابری سمجھا جا سکتا ہے، جب کہ صحیح بات یہ ہے کہ عدل کے معانی میں انصاف کی روح تو یقیناً کارفرما ہے برابری ہر گز نہیں، عدل کا مطلب کسی بھی چیز کو اُس کے مقام پر رکھنا ہے۔ بیویوں کے درمیان عدل کا مطلب ہر صورت میں برابری نہیں خصوصاً دلی جذبات اور احساسات میں برابری ہو ہی نہیں سکتی۔

اگر کسی شخص کی بیوی بانجھ ہے، یا ایسی مریضہ ہے کہ وظیفہ زوجیت کے قابل نہیں رہی ہے، اور شوہر دُوسری شادی کر لیتا ہے تو کیا وہ دونوں سے برابر محبت کرے اور دنیاوی سہولیات کے ساتھ جسمانی تعلقات میں بھی برابری ہو، اگر ایسا نہ کر سکے تو کیا دوسری شادی کرنے سے قبل پہلی بیوی کو چھوڑ دے؟ اگر پہلی بیوی خود طلاق سے علیحدہ ہونے کے بجائے دوسری شادی پر راضی ہو تو کیا میاں بیوی کوئی ایسا فارمولا نہیں بنا سکتے کہ اُس پر عمل کرتے ہوئے پہلی بیوی طلاق سے بچ جائے اور بعض شرائط پر راضی ہو کر شوہر کو طلاق سے باز رکھ لے؟ کیا ایسا کرنا عدل کی شرط کے خلاف ہو گا؟ یہ اشکالات پیش نظر آیات کا موضوع ہیں۔

فرمایا گیا کہ جھگڑے اور طلاق کے مقابلے میں صلح بہتر ہے جب کہ نفسانیت میاں بیوی دونوں کو تنگ دلی [شحِ نفس] پر آمادہ کرتی ہے، یعنی کسی طور اپنی اصلاح کیے بغیر اور اپنے حصے کی ذمہ داریاں ادا کیے بغیر اور دوسرے کی کمزوریوں کا خیال رکھے بغیر اپنے حق سے زیادہ کی طلب ہو اور کسی طور اپنے حق سے ایک ذرّہ برابر کمی پر رضامندی نہ ہو، چاہے شادی کا بندھن رہے یا ٹوٹ جائے۔ قرآن میاں اور بیوی دونوں سے کہتا ہے کہ اللہ سے ڈرو اور احسان کا روّیہ اختیار کرو، جو کچھ تنگ دلی کے بارے میں اوپر کی تین سطور میں بیان کیا گیا اُس کا بالکل الٹ احسان ہے۔ قرآن ایک بڑی دل کو لگنے والی بات کہتا ہے کہ اگر اللہ بھی تمھاری کمزوریوں کے پیشِ نظر تم سے نگاہ پھیر لے تو تم کہاں کے رہو گے، تم لوگ بھی آپس میں ایک دوسرے کی خامیوں اور غلطیوں کو نظر انداز کرو۔

انسان کوشش سے دینے دلانے میں تو بیویوں کے درمیان برابری اور مساوات کا اہتمام کر سکتا ہے لیکن دلی محبت اور قدر دانی میں نہیں کر سکتا، بیویاں تو کجا اولاد میں بھی یہ اہتمام نہیں ہو سکتا۔ قرآن بیویوں سے تعلقات کے بارے میں یہ کہتا ہے کہ عدل تو تم کر ہی نہیں سکتے لیکن جب تم محبت ختم ہو جانے کے باوجود ایک عورت کو طلاق نہیں دیتے تو پھر ایسا بھی نہ کرنا کہ دُوسری یوں معلّق ہو جائے گویا کہ اس کا کوئی شوہر نہیں ہے۔ اور اللہ سے ڈرتے ہوئے انصاف کے ساتھ ایسا اپنی مقدور بھر کرنے کی کوشش کرو گے تو بشری کمزوریوں کی بنا پر جو تھوڑی بہت انصاف میں کوتاہی ہو گئی انھیں اللہ معاف فرما دے گا اور بیوی کو بھی چاہیے کہ اللہ سے پر امید رہے، وہاں سے اُس کی دنیا اور آخرت میں قدر دانی ہو گی جس کا اُس کو وہم و گمان بھی نہیں ہو گا۔

ایک سے زاید بیویوں کے ساتھ انصاف

وَ يَسۡتَفۡتُوۡنَكَ فِى النِّسَآءِ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفۡتِيۡكُمۡ فِيۡهِنَّ ۙ وَمَا يُتۡلٰى عَلَيۡكُمۡ فِى الۡكِتٰبِ فِىۡ يَتٰمَى النِّسَآءِ الّٰتِىۡ لَا تُؤۡتُوۡنَهُنَّ مَا كُتِبَ لَهُنَّ وَتَرۡغَبُوۡنَ اَنۡ تَنۡكِحُوۡهُنَّ وَ الۡمُسۡتَضۡعَفِيۡنَ مِنَ الۡوِلۡدَانِ ۙ وَاَنۡ تَقُوۡمُوۡا لِلۡيَتٰمٰى بِالۡقِسۡطِ ؕ وَ مَا تَفۡعَلُوۡا مِنۡ خَيۡرٍ فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِهٖ عَلِيۡمًا ﴿۱۲۷﴾ وَاِنِ امۡرَاَةٌ خَافَتۡ مِنۡۢ بَعۡلِهَا نُشُوۡزًا اَوۡ اِعۡرَاضًا فَلَا جُنَاحَ عَلَيۡهِمَاۤ اَنۡ يُّصۡلِحَا بَيۡنَهُمَا صُلۡحًا ؕ وَ الصُّلۡحُ خَيۡرٌ ؕ وَ اُحۡضِرَتِ الۡاَنۡفُسُ الشُّحَّ ؕ وَ اِنۡ تُحۡسِنُوۡا وَ تَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعۡمَلُوۡنَ خَبِيۡرًا ﴿۱۲۸﴾ وَ لَنۡ تَسۡتَطِيۡعُوۡۤا اَنۡ تَعۡدِلُوۡا بَيۡنَ النِّسَآءِ وَلَوۡ حَرَصۡتُمۡ فَلَا تَمِيۡلُوۡا كُلَّ الۡمَيۡلِ فَتَذَرُوۡهَا كَالۡمُعَلَّقَةِ ؕ وَ اِنۡ تُصۡلِحُوۡا وَتَتَّقُوۡا فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ غَفُوۡرًا رَّحِيۡمًا ﴿۱۲۹﴾ وَاِنۡ يَّتَفَرَّقَا يُغۡنِ اللّٰهُ كُلًّا مِّنۡ سَعَتِهٖ ؕ وَكَانَ اللّٰهُ وَاسِعًا حَكِيۡمًا ﴿۱۳۰﴾

لوگ تم سے عورتوں کے بارے میں سوالات کر رہے ہیں۔ کہو اللہ ان کے معاملے میں ہدایات دیتا ہے، اُن احکامات کو بھی یاد رکھو جو پہلے سے تم پر اس سورۃ میں تلاوت کیے گئے ہیں؛ یتیم لڑکیوں کے متعلق احکامات، جن کے حق تم نہیں دیتے اور اُن کے نکاح کرنے سے تم رُکے رہتے ہو اور بے کس و مجبور یتیم بچّوں کے متعلق احکام بھی۔ سنو! اللہ تمھیں تنبیہ کرتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ انصاف پر قائم رہو، جو بھلائی تم کرو گے، اللہ اُسے پوری طرح جاننے والا ہے ○

کسی عورت کو اپنے شوہر سے بدسلوکی یا بے رُخی کا خطرہ ہو تو کوئی حرج نہیں کہ دونوں آپس میں کوئی سمجھوتہ کرلیں، صلح بہرحال بہتر ہے۔ نفس تنگ دلی اور کم ظرفی [الشُّحَّ] کی طرف مائل کرتے ہیں، لیکن اے مسلمان مردو اور عورتو! اگر تم لوگ اللہ سے ڈرتے ہوئے احسان سے پیش آؤ تو یقین رکھو کہ اللہ تمھارے عمل سے پوری طرح باخبر ہے ○ بیویوں کے درمیان کامل انصاف کرنا اگر تم چاہو تو بھی تمھارے بس ہی میں نہیں ہے۔ لہٰذا ایک بیوی کی طرف اتنے مائل نہ ہو جاؤ کہ دوسری لٹکتی رہ جائے۔ اگر تم اللہ سے ڈرتے ہوئے اصلاح کرتے رہو تو اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے ○ تاہم اگر میاں بیوی ایک دوسرے سے علیحدہ ہو جائیں تو اللہ اپنی وسعت سے دونوں کو بے نیاز کردے گا۔ اللہ کا دامن بڑا کشادہ ہے اور وہ بڑی حکمت والا ہے ○

لوگ تم سے اپنی عورتوں کے حقوق خصوصاً ایک سے زاید بیویوں کے درمیان عدل کے تقاضوں اور اُن کے ساتھ معاملات میں صحیح روّیے کے بارے میں سوالات کر رہے ہیں۔ کہو کہ آؤ میں تمھیں بتاؤں کہ اللہ ان کے معاملے میں کیا ہدایات دیتا ہے، مسلمانو! اِس بات سے قبل کہ اپنے سوالات کا جواب پاؤ، اُن احکامات کو بھی یاد رکھو جو پہلے سے تم پر اس سورۃ کے بالکل آغاز میں ہمارے رسول نے تلاوت کیے ہیں؛ اُن یتیم لڑکیوں کے متعلق احکامات، جن کے والدین کے چھوڑے ہوئے مال کا حق تم انھیں نہیں دیتے اور مال کو قبضے میں رکھنے کی خاطر اُن کے نکاح کرنے سے تم رُکے رہتے ہو یا اُن کے مال اور اُن کے حُسن کے فریب کی بناء پر تم اُن کا مال واپس کیے بغیر خود اُن سے نکاح کر لینا چاہتے ہو۔ اور بے کس و مجبور یتیم بچّوں کے متعلق وہ احکام بھی یاد رکھو جو تم پر اس سورۃ کے بالکل آغاز میں ہمارے رسول نے تلاوت کیے ہیں۔ سنو! اللہ تمھیں تنبیہ کرتا ہے کہ یتیموں کے ساتھ، لڑکے ہوں یا لڑکیاں، اُن کا مال واپس کرنے کے معاملے میں حد درجے انصاف پر قائم رہو، اِس ادائیگی کے معاملے میں جو بھی بھلائی تم کرو گے، تمھیں اُس کا بھرپور اجر و ثواب دینے کے لیے اللہ اُسے پوری طرح جاننے والا ہے۔ اب اپنے سوالات کا جواب سنو کہ کسی عورت کو اپنے شوہر سے کسی ایسی وجہ سے جس کی توجیہ کی جا سکتی ہو، بد سلوکی یا بے رُخی کا خطرہ ہو تو کوئی حرج نہیں کہ دونوں میاں اور بیوی حقوق کے تعین میں آپس میں کوئی سمجھوتہ کر لیں، جھگڑوں، ناراضگیوں اور طلاق سے رضامندی کے ساتھ صلح بہر حال بہتر ہے۔ نفس میاں اور بیوی دونوں کو جھگڑنے کے لیے تنگ دلی اور کم ظرفی [الشُّحَّ] کی طرف مائل کرتے ہیں، لیکن اے مسلمان مردو اور عورتو! اگر تم لوگ اللہ سے ڈرتے ہوئے احسان سے پیش آؤ یعنی دوسرے کو اُس کے حق سے زیادہ دینے پر اللہ کی رضا کی خاطر آمادہ ہو جاؤ نہ کہ دبّو [ڈرپوک] بن کے مجبوراً، تو یقین رکھو کہ اللہ بھرپور اجر دینے کے لیے تمھارے اس طرزِ عمل سے پوری طرح باخبر ہے۔ تمھارے جسم و روح کا خالق بتا رہا ہے کہ ایک سے زاید بیویوں کے درمیان تعلقات میں توازن اور معاملات میں کامل انصاف کرنا اگر تم چاہو تو بھی تمھارے [انسانوں کے] بس ہی میں نہیں ہے۔ لہٰذا اللہ کی شدید ناراضگی اور سزا سے بچنے کے لیے اتنا ضروری ہے کہ ایک بیوی کی طرف اتنے مائل نہ ہو جاؤ کہ دوسری گویا بے شوہر والی کی مانند لٹکتی رہ جائے۔ اگر تم اللہ سے ڈرتے ہوئے مستقل اپنا احتساب کرتے اور ضروری اصلاح کرتے رہو تو چھوٹی موٹی کوتاہیوں سے اللہ بخشنے والا اور رحم فرمانے والا ہے۔ تاہم ایک حد سے زیادہ تنازعات بڑھنے پر اگر میاں بیوی ایک دوسرے سے سلامت روی سے علیحدہ ہو جائیں تو اللہ اپنی وسعت سے دونوں کو ایک دوسرے کی محتاجی سے بے نیاز کر دے گا۔ اللہ کا دامنِ رحمت بڑا کشادہ ہے اور وہ بڑی حکمت والا ہے

منافقت سے پاک یکسوئی کی دعوت

اللہ سے، اُس کے خوف اور اُس کی پکڑ سے ڈرنا بندے کی بہت بڑی خوبی ہے جو اللہ کو مطلوب ہے۔ اللہ تبارک وتعالیٰ فرمارہے ہیں کہ تم سے پہلے جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی تھی انھیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ پر ایمان رکھنے والوں، اُس سے محبت رکھنے والوں کو ذرا غور سے اس بات کو سننا چاہیے کہ اُن کا خالق ومالک انھیں بتارہا ہے کہ تاریخ کے ہر دور میں ہم نے جو بھی اپنے رسولوں کے ذریعے کتاب بھیجی اُس میں ہم نے یہ تاکید کی کہ تقویٰ اختیار کرو یعنی اللہ کے خوف سے غلط کاموں سے بچو، پرہیزگاری اختیار کرو، اللہ کے ڈر اور خوف سے گناہوں سے اور ظلم وزیادتی سے بچنا اتنا اہم ہے کہ رسولِ اکرم ﷺ جمعہ، عیدین، نکاح اور دیگر اہم مواقع پر اپنی ہر تقریر کے آغاز میں جو خطبہ پڑھتے تھے جسے آپ اکثر علماء سے اُن کی تقریروں کے آغاز میں بھی سنتے ہیں، تقوے سے متعلق تین مشہور آیات کی تلاوت کے ذریعے تقویٰ اختیار کرنے کی تاکید فرماتے تھے۔ یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ حَقَّ تُقٰتِہٖ [اٰلِ عِمرٰن]، یٰٓاَیُّھَا النَّاسُ اتَّقُوْا رَبَّکُمُ الَّذِیْ خَلَقَکُمْ مِّنْ نَّفْسٍ وَّاحِدَۃٍ [النِّسَآء] اور یٰٓاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰہَ وَ قُوْلُوْا قَوْلًا سَدِیْدًا ﴿۷۰﴾ [الْاَحْزَاب]۔

تقوے کی اس ہدایت پر اِس پس منظر میں غور فرمائیے کہ قرآن مجید میں اس مقام پر جہاں اگلی آیات میں منافقین کی بدکرداری زیرِ بحث آرہی ہے وہاں آغاز مومنین کو اِس تقوے کے اہتمام کی تاکید سے ہورہا ہے کہ مسلم اور منافق دونوں اپنے ایمان کا اعلان کرنے والے ہوتے ہیں، دونوں نمازیں ادا کرتے اور تمام فرائض بظاہر پورے کرتے ہیں۔ دونوں میں اگر بنیادی فرق تھا تو تقوے کی موجودگی کا تھا۔ آج بھی وہ لوگ جنھیں اللہ کا کوئی خوف نہیں وہ غلبہ دینِ اسلام کے لیے کوئی کام نہیں کرسکتے۔

تقوے کی تاکید کے بعد کہا جارہا ہے کہ 'کُوْنُوْا قَوّٰمِیْنَ بِالْقِسْطِ' انصاف کے علم بردار بنو، اُس کے قیام کی جدوجہد کرنے والے اور جب قایم ہو جائے تو اس معاشرے کی بقا اور حفاظت کے لیے جان لگا دینے والے بنو۔ تمھیں پہلے اپنے معاشروں میں اور اُس کے بعد ساری دنیا میں ظلم کی ہر شکل کو مٹانے [یاد رہے کہ ان الشرك لظلم عظیم] اور اس کی جگہ توحید اور اسلام کا نظامِ عدل قایم کرنے کے لیے اُٹھنا ہے۔ ظلم اور زیادتی کے جو پھوڑے مہنگائی اور کرپشن کی شکل میں اُٹھتے ہیں اُن میں ایک ایک پر مرہم رکھنے کے بجائے جاہلیت کے

نظامِ زندگی کو تبدیل کر کے اسلام کو قایم کرنا **قَوّٰمِیۡنَ بِالۡقِسۡطِ** کا اصلی کام ہے۔

مدینے کی اُس فضا، جس میں نبی ﷺ سربراہِ حکومت ہیں، تمام مقدمات میں آخری فیصلہ کن اتھارٹی آپ ﷺ ہی ہیں، اُس میں جھوٹی گواہیوں اور جھوٹی وکالت اور چرب زبانی کے ذریعے منافقین چاہتے ہیں کہ عدالتی نظام کو بدنام کیا جائے اور اُس سے جھوٹی گواہیوں کے ذریعے غلط فیصلے کرائے جائیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ اے مومنو! تمھاری گواہی محض الٰہ واحد کے لیے ہونی چاہیے، اُس میں کسی کی رورعایت نہیں ہونی چاہیے۔ اگر تم فیصلہ کرو یا تمھیں گواہی کے لیے بلایا جائے تو اپنے تعلقات، دوستی اور رشتے داری، لوگوں کے مقام و مرتبے تمھیں متاثر نہ کریں کہ تم اُن کے تابع ہو کر عدل سے باز رہو۔

آگے کہا جارہا ہے **یٰۤاَیُّهَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرَسُوۡلِهٖ** اے ایمان والو! ایمان لاؤ یعنی اے ایمان کا اعلان کرنے والو ایمان لاؤ جیسا کہ حق ہے ایمان لانے کا۔ ایمان لانا تین چیزوں کا مرکب ہے

۱۔ دل کا کامل یقین

۲۔ زبان سے اقرار و اعلان

۳۔ اعمال اور روّیے سے اس کی تصدیق

زبان سے اقرار و اعلان کے معاملے میں ایک مسلم یک سو اور ایک منافق دونوں یکساں ہوتے ہیں، دونوں زبان سے اپنے مسلمان ہونے کا ایک جیسا اعلان کرتے ہیں بلکہ منافق کچھ زیادہ ہی چرب زبان ہوتا ہے۔ مخلص مومن دل سے اللہ اور رسول ؐ پر اور اُن کی تعلیمات پر یقین رکھتا ہے اور اُس کے قول و قرار پر اُس کے اعمال گواہی دیتے ہیں کہ جہاں اللہ اور اُس کا رسول حکم دیتے ہیں وہ اپنے ہر کام پر اُس کو ترجیح دے کر اُس کو بجالاتا ہے اور اُن کی تعمیل کے لیے اپنی جان کی بھی پرواہ نہیں کرتا اور اُن کی تعمیل کی راہ میں دنیا کی ہر چیز قربان کرنے کے لیے ہر آن تیار رہتا ہے۔ منافقین دو طرح کے ہوتے ہیں ایک وہ جو پہلی شرط پر پورے اترتے ہیں۔ یعنی کچھ یقینی اور کسی حد تک بے یقینی کی کیفیت میں متذبذب رہتے ہیں لیکن اُن کے اعمال اُن کے بے ایمان ہونے کی پکی گواہی دیتے ہیں، یہ پکے منافق ہیں لیکن اصلاح کی توقع کی جاسکتی ہے اگر ان کے یقینی حصے کو مضبوط کرنے کی کوشش کی جائے اور کسی وجہ سے اللہ ان کو ایمان خالص کی توفیق دے دے۔ رہے وہ خالص بے ایمان، جو ایمان کا جھوٹا اعلان کرتے ہیں اور ہر معاملے میں جھوٹے، بے ایمان اور اللہ سے بے خوف ہیں، ان کے اعمال گواہی دیتے ہیں کہ وہ جس چیز کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں درحقیقت اُسے نہیں مانتے۔ نتیجتاً ہر لمحے حق سے دور سے دور تر ہوں گے اور باطل کی راہوں میں سرمستی بڑھتی چلی جائے گی تاآں کہ جہنم میں جا گریں۔

اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو!

وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ
وَ لَقَدْ وَصَّيْنَا الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ
مِنْ قَبْلِكُمْ وَ اِيَّاكُمْ اَنِ اتَّقُوا اللّٰهَ ؕ
وَ اِنْ تَكْفُرُوْا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
وَ مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَنِيًّا
حَمِيْدًا ﴿۱۳۱﴾ وَ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَ
مَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ
وَكِيْلًا ﴿۱۳۲﴾ اِنْ يَّشَاْ يُذْهِبْكُمْ
اَيُّهَا النَّاسُ وَ يَاْتِ بِاٰخَرِيْنَ ؕ وَ كَانَ
اللّٰهُ عَلٰى ذٰلِكَ قَدِيْرًا ﴿۱۳۳﴾ مَنْ كَانَ
يُرِيْدُ ثَوَابَ الدُّنْيَا فَعِنْدَ اللّٰهِ ثَوَابُ
الدُّنْيَا وَ الْاٰخِرَةِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًۢا
بَصِيْرًا ﴿۱۳۴﴾ يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ۱۹۶
كُوْنُوْا قَوّٰمِيْنَ بِالْقِسْطِ شُهَدَآءَ لِلّٰهِ
وَ لَوْ عَلٰۤى اَنْفُسِكُمْ اَوِ الْوَالِدَيْنِ وَ
الْاَقْرَبِيْنَ ۚ اِنْ يَّكُنْ غَنِيًّا اَوْ فَقِيْرًا
فَاللّٰهُ اَوْلٰى بِهِمَا ۫ فَلَا تَتَّبِعُوا الْهَوٰۤى
اَنْ تَعْدِلُوْا ۚ وَ اِنْ تَلْوٗۤا اَوْ تُعْرِضُوْا
فَاِنَّ اللّٰهَ كَانَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ
خَبِيْرًا ﴿۱۳۵﴾

اور جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا ہے۔ اے مسلمانو! تم سے پہلے جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی تھی انھیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت ہے کہ اللہ سے ڈرتے رہو۔ لیکن اگر تم اس ہدایت کو نہیں مانو گے تو یاد دہانی ہے کہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بے نیاز اور تمام تعریفوں کا مستحق ہے ○ سب چیزیں اللہ ہی کی ملکیت و اختیار میں ہیں، جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور بھروسے کے لیے بس اللہ ہی کافی ہے ○ اگر وہ چاہے تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمھاری جگہ دوسروں کو لے آئے، اور اللہ اِس کام پر قادر ہے ○ جو شخص محض متاعِ دُنیا کا طلب گار ہے تو اللہ کے پاس دنیا اور آخرت دونوں کا ثواب ہے اور اللہ سمیع و بصیر ہے ○ ۱۹۶

اے ایمان والو، انصاف کو قایم کرنے والے بنو اور اللہ کے لیے گواہی دینے والے بنو اگرچہ یہ گواہی خود تمھاری اپنی ذات پر یا تمھارے والدین اور رشتہ داروں کے خلاف ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ فریقِ معاملہ اگر کوئی مال دار ہو یا غریب، اللہ تم سے زیادہ ان دونوں کا ہے۔ لہٰذا تمھاری خواہشات (اور رجحانات) تم کو اپنا تابع نہ بنائیں، خبردار عدل سے باز نہ رہو۔ اور اگر تم نے حق کو گھما پھرا کے دھندلایا اور بگاڑا یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے اچھی طرح باخبر ہے ○

اور جو کچھ بھی آسمانوں اور زمین میں ہے سب اللہ ہی کا پیدا کردہ ہے اور اُسی کی ملکیت ہے۔ اے مسلمانو! تم سے پہلے جن لوگوں کو ہم نے کتاب دی تھی انھیں بھی یہی ہدایت کی تھی اور اب تم کو بھی یہی ہدایت ہے کہ اپنے ہر معاملے میں اللہ سے ڈرتے رہو کہ وہ ہر بات کا حساب لے گا۔ لیکن اگر تم اس ہدایت کو نہیں مانو گے تو نہ مانو، مگر مکرر یاد دہانی ہے کہ اللہ ہی کا ہے جو کچھ آسمانوں میں ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اور اللہ بے نیاز اور شانِ اُلوہیت کی تمام تعریفوں کا مستحق ہے۔ مکرر در مکرر سنو، سب چیزیں اللہ ہی کی ملکیت و اختیار میں ہیں، جو آسمانوں اور زمین میں ہیں اور بھروسے اور بگڑی بنانے و کارسازی کے لیے بس وہی ایک اکیلا اللہ ہی کافی ہے۔ اے امامتِ عالم پر فائز کیے جانے والے مسلمانو سنو،! اگر وہ چاہے [اگر تم اطاعت شعاری اور وفاداری نہ دکھاؤ] تو تم لوگوں کو ہٹا کر تمھاری جگہ دوسروں کو لے آئے، اور اللہ اِس کام پر قادر ہے۔ جو شخص محض متاعِ دُنیا اور یہاں کی کام یابیوں کا طلب گار ہے تو اُسے جاننا چاہیے کہ اللہ کے پاس دینے کے لیے دنیا اور آخرت دونوں کا ثواب ہے اور اللہ سمیع و بصیر ہے۔ ۱۹۶ اے ایمان والو، نہ صرف یہ کہ تمھاری زندگیاں تمھارے انصاف پسند ہونے کی گواہی دیتی ہوں تم دنیا میں عدل وانصاف کے علم بردار بن کے انصاف کو قایم کرنے والے بنو اور حق بات کی اللہ کے لیے گواہی دینے والے بنو اگرچہ یہ گواہی خود تمھاری اپنی ذات پر یا تمھارے والدین اور رشتہ داروں کے مفادات کے خلاف ہی کیوں نہ پڑتی ہو۔ دو فریقِ معاملہ اگر کوئی مال دار اور منصب والا ہو یا غریب و بے مایہ، اللہ تم سے زیادہ ان دونوں کا خیر خواہ ہے۔ لہٰذا تمھاری خواہشات اور رجحانات تم کو اپنا تابع نہ کریں، خبردار عدل سے باز نہ رہو۔ اور اگر تم نے فیصلہ کرنے میں حق کو گھما پھرا کے دھندلا یا اور بگاڑا یا سچائی سے پہلو بچایا تو جان رکھو کہ جو کچھ تم کرتے ہو اللہ اُس سے اچھی طرح باخبر ہے۔ اے ایمان (کا اعلان کرنے والو)، ایمان لاؤ اس طرح جیسا کہ ایمان لانے کا حق ہے، ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے رسولؐ پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسولؐ پر اتاری اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری۔

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْۤا اٰمِنُوْا بِاللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْ نَزَّلَ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَ الْكِتٰبِ الَّذِيْۤ اَنْزَلَ مِنْ قَبْلُ ؕ وَ مَنْ يَّكْفُرْ بِاللّٰهِ وَ مَلٰٓئِكَتِهٖ وَ كُتُبِهٖ وَ رُسُلِهٖ وَ الْيَوْمِ الْاٰخِرِ فَقَدْ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِيْدًا ﴿۱۳۶﴾

اے ایمان کا اعلان کرنے والو، ایمان لاؤ اللہ پر، اس کے رسولؐ پر اور اس کتاب پر جو اس نے اپنے رسولؐ پر اتاری اور اس کتاب پر جو اس نے پہلے اتاری۔ اور جو اللہ، اس کے فرشتوں، اس کی کتابوں، اس کے رسولوں اور روزِ آخرت کا انکار کرے وہ تو گمراہی میں بہت دور نکل گیا۔

مدینے کے اسلامی معاشرے میں جس کی سربراہی بہ نفسِ نفیس خود اللہ کا برگزیدہ آخری رسول کر رہا تھا وہاں

جس اعلیٰ پائے کے مخلص مومنین آپ کے اصحاب رضی اللہ عنہم تھے وہیں تاریخ کے بدترین جھوٹے، چرب زبان روشن خیالی اور دانش وری کا جامہ پہنے منافقین سے بھی آپؐ کا سامنا تھا، آپؐ نے اُن کا مقابلہ کر کے آنے والے ادوار میں کشاکشِ حق و باطل میں مؤمنین کے لیے منافقین سے مقابلے کی ایک راہ متعین کر دی، ایک طریقہ سکھا دیا۔ عرش و فرش کا جبریل امین علیہ السلام کے توسط سے جو ہاٹ لائن پر رابطہ تھا اُس کے ذریعے وحی الٰہی بھی رہنمائی کرتی رہی۔ آنے والی آیات منافقین کی 'شان' میں ہیں تاکہ رہتی دنیا تک مخلص مسلمان اپنے درمیان اِن مارہائے آستین کو باآسانی پہچان سکیں اور جس طرح رسولِ کریمؐ اور اصحابِ رسول کے درمیان یہ کاٹ کر نہیں پھینکے گئے مگر نظرانداز اور درگزر کیے جاتے رہے اور رُسوا ہو کر رہے، کافر نہیں پکارے گئے اور یہ 'غیر کافر' ہمیشگی کے جہنم میں جانے کے لیے مسلمانوں کے قبرستان میں دفن ہونے کی اجازت پاتے رہے، وہی اِن منافقین کا انجام کلمہ گو معاشروں میں تا قیامت مقدّر ہے۔

منافقین جن کو قرآن مجید کہتا ہے کہ اَلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ اٰمَنُوْا ثُمَّ كَفَرُوْا ثُمَّ ازْدَادُوْا كُفْرًا.... ﴿١٣٧﴾ وہ لوگ جو ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے۔ صاحبِ تفہیم القرآن میں اِن ایمان کا اعلان کرنے والے حضرات کا لاجواب پیرائے میں نقشہ کھینچا ہے:

"منافقین سے مراد وہ لوگ ہیں جن کے لیے دین محض ایک غیر سنجیدہ تفریح ہے، ایک کھلونا ہے جس سے وہ اپنے تخیلات یا اپنی خواہشات کے مطابق کھیلتے رہتے ہیں۔ جب فضائے دماغی میں ایک لہر اُٹھی، مسلمان ہو گئے اور جب دُوسری لہر اُٹھی، کافر بن گئے، یا جب فائدہ مسلمان بن جانے میں نظر آیا، مسلمان بن گئے اور جب معبودِ منفعت نے دُوسری طرف جلوہ دکھایا تو اس کی پُوجا کرنے کے لیے بے تکلف اسی طرف چلے گئے۔"

منافقین کے حوالے سے جو سب سے پہلی ہدایت دی گئی ہے وہ یہ ہے کہ جہاں اِن کی محفل جمی ہو اور یہ لوگ اللہ کی آیات کا مذاق اڑا رہے ہوں، جنت دوزخ پر لطیفے سنا کر ٹھٹھے مارے جا رہے ہوں، مخلصین کو بے وقوف اور اپنے لیڈر کا چمچہ کہا جا رہا ہو، وہاں ہر گز نہ بیٹھو۔ اِن کی محفل میں بیٹھنے کا مطلب یہی ہے نا کہ سننے والے میں اتنی طاقت تو نہیں ہے کہ ان کی گردن ناپ سکے مگر اتنی غیرت بھی نہیں ہے کہ فضول بکواس سن کر واک آؤٹ کر سکے۔ پس جو اِن کی محفل میں بیٹھا رہا تو اس میں اور ان غیر کافروں [منافقوں] میں کوئی فرق نہیں رہتا۔ یہ وہی بات ہے جو سُورہ اَنعام آیت ۶۸ میں بیان ہوئی تھی۔ وَاِذَا رَاَيْتَ الَّذِيْنَ يَخُوْضُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا فَاَعْرِضْ عَنْهُمْ حَتّٰى يَخُوْضُوْا فِيْ حَدِيْثٍ غَيْرِهٖ ۭ وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ فَلَا تَقْعُدْ بَعْدَ الذِّكْرٰى مَعَ الْقَوْمِ الظّٰلِمِيْنَ ﴿٦٨﴾ سُوْرَۃُ الْاَنْعَام اور اے محمدؐ، جب تم دیکھو کہ یہ لوگ ہماری آیات میں عیب جوئی کر

رہے ہیں تو ان سے کنارہ کش ہو جاؤ، یہاں تک کہ وہ کسی اور بات میں لگ جائیں۔۔ اور اگر اِس کنارہ کشی کو کبھی شیطان تمھیں بھُلا دے تو جو نہی تمھیں غلطی کا احساس ہو جائے تو پھر ایسے ظالم لوگوں کے پاس نہ بیٹھو ۱۴۱۔

یہ منافقین فیصلے کے انتظار میں رہتے ہیں کہ جس کی فتح ہو گی یہ اُس کے ساتھ رہیں گے۔ مسلمان ہونے کی حیثیت سے جو فائدے حاصل کیے جا سکتے ہیں اُن کو یہ اپنے زبانی اقرار سے حاصل کرتے ہیں۔ اور جو فائدے کافر ہونے سے ہو سکتے ہیں یہ کفار کی چاپلوسی اور اُن کی محفلوں میں اسلام کا مذاق اڑا کر اور یہ کہہ کر حاصل کرتے ہیں کہ ہم کوئی ''متعصّب یا بنیاد پرست مسلمان'' نہیں ہیں۔

منافقین کی دورِ نبوت میں مجبوری تھی کہ نماز میں آنا پڑتا تھا۔ مدینے کی ریاست میں نماز میں نہ شامل ہونا کافر ہونے کا اعلان تھا۔ کٹّر منافقوں کو بھی اُس زمانہ میں پانچوں وقت مسجد کی حاضری ضرور دینا پڑتی تھی، ان کی حرکتوں سے صاف عیاں تھا کہ نماز سے انھیں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ آج کے دور میں منافقین کو نماز پڑھنے کی زحمت بھی نہیں کرنی پڑتی۔ اِن منافقین کی ایک اور نشانی یہ ہے کہ یہ اللہ اور اُس کے رسولؐ کے احکامات کے بارے میں کہتے ہیں ہم یہ مانیں گے اور یہ نہ مانیں گے۔ فی زمانہ مسلمان نام کی امت کی حکومتوں کے ایوانوں میں، بازاروں میں، ہوٹلوں میں، عدالتوں میں، شادی بیاہ کی تقریبات میں اگر آج کلمہ گو امت کو قرآن کے بتائے ہوئے معیار پر جانچا جائے تو ۹۵ فی صد آبادی منافق ثابت ہو گی، ہر چند کہ ہم انھیں کہہ نہیں سکتے!

منافقین کی اسلام دشمن سرگرمیاں فطری طور پر مخلص مسلمانوں کو غصہ دلاتی ہیں اور اُن کی دل آزاری کا باعث بنتی ہیں لیکن قرآن مجید نے کہا کہ مظلوم کے سوا کسی سے بھی کسی کے لیے اعلانیہ بدگوئی جائز نہیں ہے کہا گیا کہ زبان کھولنا اللہ کے نزدیک کوئی اچھا کام نہیں ہے۔ اللہ عالی ظرف ہے اپنے بندوں میں بھی عالی ظرفی چاہتا ہے۔ فکر نہ کرو یہ منافقین دوزخ کے سب سے نچلے ترین طبقے میں ہوں گے دنیا میں جو مسلمان اِن کو دوست بنائے گا وہ بھی اُن کے ساتھ ہو گا۔ تاہم جو لوگ پلٹ آئیں اللہ اُن کے ساتھ سخت گیری نہیں برتے گا۔

---

۱۴۱ بسا اوقات آدمی ایسی جگہ بیٹھا ہوتا ہے جہاں خود ساختہ زندہ یا مُردہ خداؤں کی تعریف اور اللہ سے بغاوت کی باتیں ہو رہی ہوتی ہیں، فحش اور منکرات پر تحسین ہو رہی ہوتی ہے یا جنت دوزخ پر لطیفے سُنائے جا رہے اور گناہوں پر فخر کیا جا رہا ہوتا ہے یا فحش باتیں، گانے اور موسیقی چل رہی ہوتی ہے۔ ایمان کا بہتر درجہ یہ ہے کہ ایسی باتوں پر لوگوں کو اللہ کے عذاب سے ڈرایا جائے اور ایسی محفلوں سے اُٹھ جایا جائے۔ اگر کسی میں اتنی استطاعت نہ ہو تو بہر طور ایسی محفلوں سے اُٹھ جانے کا قرآنِ حکیم حکم دے رہا ہے، یہ بھکاری کی بھیک یا سوالی کا سوال نہیں بلکہ اللہ کا حکم ہے اور جو اس کی تابع داری نہیں کریں گے اُن کا شمار بھی انھیں اہلِ محفل میں ہو گا۔

منافقین سے ہوشیار

اِنَّ الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡا ثُمَّ کَفَرُوۡا ثُمَّ اٰمَنُوۡا
ثُمَّ کَفَرُوۡا ثُمَّ ازۡدَادُوۡا کُفۡرًا لَّمۡ یَکُنِ
اللّٰہُ لِیَغۡفِرَ لَہُمۡ وَ لَا لِیَہۡدِیَہُمۡ
سَبِیۡلًا ﴿۱۳۷﴾ بَشِّرِ الۡمُنٰفِقِیۡنَ بِاَنَّ لَہُمۡ
عَذَابًا اَلِیۡمَا ﴿۱۳۸﴾ الَّذِیۡنَ یَتَّخِذُوۡنَ
الۡکٰفِرِیۡنَ اَوۡلِیَآءَ مِنۡ دُوۡنِ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ
اَیَبۡتَغُوۡنَ عِنۡدَہُمُ الۡعِزَّۃَ فَاِنَّ الۡعِزَّۃَ لِلّٰہِ
جَمِیۡعًا ﴿۱۳۹﴾ وَ قَدۡ نَزَّلَ عَلَیۡکُمۡ فِی
الۡکِتٰبِ اَنۡ اِذَا سَمِعۡتُمۡ اٰیٰتِ اللّٰہِ یُکۡفَرُ
بِہَا وَ یُسۡتَہۡزَاُ بِہَا فَلَا تَقۡعُدُوۡا مَعَہُمۡ
حَتّٰی یَخُوۡضُوۡا فِیۡ حَدِیۡثٍ غَیۡرِہٖۤ ۫ۖ اِنَّکُمۡ
اِذًا مِّثۡلُہُمۡ ؕ اِنَّ اللّٰہَ جَامِعُ الۡمُنٰفِقِیۡنَ وَ
الۡکٰفِرِیۡنَ فِیۡ جَہَنَّمَ جَمِیۡعَا ﴿۱۴۰﴾
الَّذِیۡنَ یَتَرَبَّصُوۡنَ بِکُمۡ ۚ فَاِنۡ کَانَ
لَکُمۡ فَتۡحٌ مِّنَ اللّٰہِ قَالُوۡۤا اَلَمۡ نَکُنۡ
مَّعَکُمۡ ۫ۖ وَ اِنۡ کَانَ لِلۡکٰفِرِیۡنَ نَصِیۡبٌ ۙ
قَالُوۡۤا اَلَمۡ نَسۡتَحۡوِذۡ عَلَیۡکُمۡ وَ
نَمۡنَعۡکُمۡ مِّنَ الۡمُؤۡمِنِیۡنَ ؕ فَاللّٰہُ یَحۡکُمُ
بَیۡنَکُمۡ یَوۡمَ الۡقِیٰمَۃِ ؕ وَ لَنۡ یَّجۡعَلَ
اللّٰہُ لِلۡکٰفِرِیۡنَ عَلَی الۡمُؤۡمِنِیۡنَ
سَبِیۡلًا ﴿۱۴۱﴾ ۲۰۶ ۲۰۶

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے، تو اللہ ہر گز ان کو معاف نہ کرے گا اور نہ کبھی ان کو سیدھا راستا دکھائے گا۔ ان منافقین کو یہ خوش خبری دے دو کہ ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے ○ ایمان کے وہ دعوے دار جو اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دلی دوست بناتے ہیں، کیا یہ اُن کے درمیان عزت چاہتے ہیں؟ حالاں کہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے ○ اللہ اس کتاب میں تم پر پہلے ہی یہ ہدایت نازل کر چکا ہے کہ جہاں تم اللہ کی آیات کے خلاف کفر کو سنو اور دیکھو کہ اُس کا مذاق اڑایا جا رہا ہے۔ وہاں نہ بیٹھو جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں ورنہ تم بھی انھی کی طرح ہو جاؤ گے۔ اللہ یقیناً منافقوں اور کافروں کو جہنم میں ایک ہی جگہ رکھنے کا اہتمام کر چکا ہے ○

یہ منافقین تمھارے معاملہ میں کسی انتظار میں ہیں، اگر اللہ کی طرف سے فتح تمھاری ہوئی تو آ کر کہیں گے کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے؟! اگر کافروں کی جیت ہو جائے تو اُن پر احسان جتائیں گے کہ کیا ہم تمھارے خلاف لڑنے پر قادر نہ تھے اور کیا ہم نے مسلمانوں سے تم کو بچایا نہیں؟ پس اب روزِ قیامت اللہ ہی تمھارے اور ان کے درمیان فیصلہ کرے گا اور اللہ نے کافروں کی مسلمانوں پر غالب آنے کی کوئی گنجائش نہیں رکھی ہے ○ ۲۰۶

بے شک وہ لوگ جو ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر ایمان لائے، پھر کفر کیا، پھر اپنے کفر میں بڑھتے چلے گئے، تو اللہ ہر گز ان کو معاف نہ کرے گا اور نہ کبھی ان کو سیدھا راستہ دکھائے گا۔ ان منافقین کو یہ 'خوش خبری' دے دو کہ ان کے لیے دردناک سزا تیار ہے۔ ایمان کے وہ دعوے دار جو اہل ایمان کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دِلی دوست بناتے ہیں در حقیقت منافق ہیں، کیا یہ اُن کافروں کے درمیان عزت چاہتے ہیں؟ حالاں کہ عزت تو ساری کی ساری اللہ ہی کے لیے ہے۔

اللہ اس کتاب میں تم پر پہلے ہی یہ ہدایت نازل کر چکا ہے کہ جہاں تم اللہ کی آیات کے خلاف کفر کو سنو اور دیکھو کہ اُس کی آیات کا مذاق اڑایا جا رہا ہے تو وہاں نہ بیٹھو جب تک کہ لوگ کسی دوسری بات میں نہ لگ جائیں۔ اگر تم اس ہدایت پر عمل نہیں کرتے تو جب تک تم اُن کی محفل میں شریک ہو تو تم بھی انھی کی طرح شمار و گناہ گار ہو، ایسا نہ ہو کہ تمھارا قلب سیاہ ہو جائے۔ اللہ یقیناً منافقوں یعنی دینِ اسلام کے مخالفین نام نہاد مسلمانوں اور مردم شماری کے رجسٹروں میں اقراری کافروں میں کوئی فرق نہیں کرتا، وہ اِن دونوں گروہوں کو جہنم میں ایک ہی جگہ رکھنے کا اہتمام کر چکا ہے۔

اے محمدؐ! یہ منافقین تمھارے معاملہ میں کسی انتظار میں ہیں کہ مدینے کی نو زائیدہ اسلامی مملکت کب غارت ہو اور کب مدینہ دوبارہ یثرب بن جائے! اگر اللہ کی طرف سے فتح تمھاری ہوئی تو آ کر کہیں گے کہ کیا ہم تمھارے ساتھ نہ تھے؟ مناصبِ اقتدار و عزت میں ہمیں بھی حصہ دو! اگر کافروں کی جیت ہو جائے تو اُن پر احسان جتائیں گے کہ کیا ہم تمھارے خلاف لڑنے پر قادر نہ تھے اور کیا ہم نے اُن کے ساتھ نہ مل کر مسلمانوں سے تم کو بچایا نہیں؟ پس اب روزِ قیامت اللہ ہی تمھارے اور ان کے درمیان فیصلہ کرے گا اور حجاز میں اہلِ ایمان اور کفر کے درمیان جاری اس کشمکش میں اللہ نے کافروں کی مسلمانوں پر غالب آنے کی کوئی گنجائش نہیں رکھی ہے۔ ۲۰۶

منافق اور مومن میں بنیادی فرق

مومن کے بالمقابل ایمان کے زبانی اقرار میں منافق اپنی چرب زبانی کی وجہ سے زیادہ تیزی دکھاتا ہے رہی دل میں ایمان کی کیفیت، تو وہ صرف اللہ ہی جانتا ہے، لیکن اعمال میں اُس کا اظہار ضرور ہوتا ہے، مگر گناہ اور کوتاہیاں تو مومن سے بھی سرزد ہو جاتی ہیں، بنیادی فرق منافق اور مومن میں یہ ہے کہ مومن گناہ کے بعد نادم ہوتا اور توبہ کرتا ہے، منافق خوش ہوتا اور گناہوں پر مداومت اختیار کرتا ہے!

اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ يُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَ هُوَ
خَادِعُهُمْ ۚ وَ اِذَا قَامُوْٓا اِلَى الصَّلٰوةِ
قَامُوْا كُسَالٰى ۙ يُرَآءُوْنَ النَّاسَ وَ لَا
يَذْكُرُوْنَ اللّٰهَ اِلَّا قَلِيْلًا ۫﴿١٤٢﴾
مُّذَبْذَبِيْنَ بَيْنَ ذٰلِكَ ۖۗ لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ وَ
لَآ اِلٰى هٰٓؤُلَآءِ ؕ وَ مَنْ يُّضْلِلِ اللّٰهُ فَلَنْ
تَجِدَ لَهٗ سَبِيْلًا ﴿١٤٣﴾ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوا الْكٰفِرِيْنَ اَوْلِيَآءَ
مِنْ دُوْنِ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ اَتُرِيْدُوْنَ اَنْ
تَجْعَلُوْا لِلّٰهِ عَلَيْكُمْ سُلْطٰنًا
مُّبِيْنًا ﴿١٤٤﴾ اِنَّ الْمُنٰفِقِيْنَ فِى الدَّرْكِ
الْاَسْفَلِ مِنَ النَّارِ ۚ وَ لَنْ تَجِدَ لَهُمْ
نَصِيْرًا ﴿١٤٥﴾ اِلَّا الَّذِيْنَ تَابُوْا وَ
اَصْلَحُوْا وَ اعْتَصَمُوْا بِاللّٰهِ وَ اَخْلَصُوْا
دِيْنَهُمْ لِلّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ مَعَ الْمُؤْمِنِيْنَ ؕ وَ
سَوْفَ يُؤْتِ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ اَجْرًا
عَظِيْمًا ﴿١٤٦﴾ مَا يَفْعَلُ اللّٰهُ
بِعَذَابِكُمْ اِنْ شَكَرْتُمْ وَ اٰمَنْتُمْ ؕ وَ
كَانَ اللّٰهُ شَاكِرًا عَلِيْمًا ﴿١٤٧﴾ لَا يُحِبُّ
اللّٰهُ الْجَهْرَ بِالسُّوْٓءِ مِنَ الْقَوْلِ اِلَّا
مَنْ ظُلِمَ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ سَمِيْعًا
عَلِيْمًا ﴿١٤٨﴾ اِنْ تُبْدُوْا خَيْرًا اَوْ
تُخْفُوْهُ اَوْ تَعْفُوْا عَنْ سُوْٓءٍ فَاِنَّ اللّٰهَ
كَانَ عَفُوًّا قَدِيْرًا ﴿١٤٩﴾

منافقین اپنی دانست میں اللہ کو دھوکہ دے رہے ہیں حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے ہی ان کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ جب یہ نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو بے زاری اور سستی سے محض لوگوں کو دکھانے کے لیے اٹھتے ہیں اور اپنی نمازوں میں اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں ○ کفر و ایمان کے درمیان تذبذب میں پڑے ہیں۔ نہ یہاں پورے داخل ہیں اور نہ ہی پورے اُس طرف ہیں۔ جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو تم اُس کے لیے کوئی راستا نہیں پاسکتے ○ اے ایمان والو، تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے خلاف اللہ کے پاس راندۂ درگاہ ہونے کے لیے صریح ثبوت مہیا کرو ○ بلاشبہ منافق دہکتی آگ کے سب سے نچلے ترین طبقے میں جائیں گے اور تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے ○ البتہ اِن میں سے جو توبہ کرلیں اور اپنے روّیے کی اصلاح کرلیں، (اللہ کے دین پر) مضبوطی سے جم جائیں اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کرلیں، تو ایسے لوگ مومنوں میں شمار ہیں۔ اور اللہ ضرور مومنوں کو جلد ہی اجرِ عظیم عطا فرمائے گا ○ اگر تم ایمان لاؤ اور شکر گزار بندے بنو تو اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تمھیں سزا دے اللہ تو بڑا قدر دان ہے اور سب جاننے والا ہے ○ اللہ مظلوم کے سوا کسی سے بھی کسی کے لیے اعلانیہ برائی کے ساتھ باتوں کو پسند نہیں کرتا اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے ○ اگر اعلانیہ اور پوشیدہ بھلائی کرو اور اُس کی زیادتی سے در گزر کرو، تو بلاشبہ اللہ بھی معاف کرنے والا اور قدرت والا ہے ○

منافقین اپنی دانست میں اللہ کو دھوکہ دے رہے ہیں حالاں کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ نے ہی ان کو دھوکہ میں ڈال رکھا ہے۔ جب یہ نماز کے لیے اٹھتے ہیں تو بے زاری اور سستی سے محض لوگوں کو دکھانے کے لیے اٹھتے ہیں اور اپنی نمازوں میں اللہ کو کم ہی یاد کرتے ہیں۔ کفر و ایمان کے درمیان تذبذب میں پڑے ہیں۔ نہ یہاں اسلام میں پورے داخل ہیں اور نہ ہی اُس طرف پورے اہلِ کفر کے ساتھ ہیں۔ جسے اللہ نے بھٹکا دیا ہو، اُس کو تم ایمان کی راہ پر لانے کے لیے کوئی راستا نہیں پاسکتے۔ اے ایمان والو، منافقوں کی لچھے دار باتیں اور نصیحتیں سن کر تم مومنوں کو چھوڑ کر کافروں کو اپنا دوست نہ بناؤ۔ کیا تم یہ چاہتے ہو کہ اپنے خلاف اللہ کے پاس راندۂ درگاہ ہونے کے لیے صریح ثبوت مہیا کرو۔ بلاشبہ، منافق دہکتی آگ کے سب سے سخت عذاب والے نچلے ترین طبقے میں جائیں گے اور وہاں تم ان کا کوئی مددگار نہ پاؤ گے۔ البتہ اِن منافقین میں سے جو سچے دل سے توبہ کرلیں اور اپنے روّیے کی اصلاح کرلیں، (اللہ کے دین) پر مضبوطی سے جم جائیں اور اپنے دین کو اللہ کے لیے خالص کرلیں، تو ایسے لوگ مومنوں میں شمار ہیں۔ اور اللہ ضرور مومنوں کو جلد ہی اجرِ عظیم عطا فرمائے گا۔

سوچو تو سہی کہ اگر تم ایمان لاؤ اور شکر گزار بندے بنو تو اللہ کو کیا پڑی ہے کہ تمھیں سزا دے اللہ تو بڑا قدردان ہے اور سب کے دلوں کا حال اور نیتوں کا جاننے والا ہے۔ اللہ مظلوم کے سوا کسی سے بھی کسی کے لیے اعلانیہ برائی کے ساتھ باتوں کو پسند نہیں کرتا۔ اور اللہ سب کچھ سننے اور جاننے والا ہے۔

اگر تمھارے اوپر کسی نے زیادتی کی ہے تو اس کو اعلانیہ برا کہنے کا تم حق رکھتے ہو چناں چہ اگر تم ایسا کرو تو بھی ٹھیک ہے لیکن اگر اعلانیہ اور پوشیدہ اُس کے ساتھ بھلائی کرو اور اُس کی زیادتی سے در گزر کرو، تو جان لو کہ بلاشبہ اللہ بھی معاف کرنے والا ہے حالاں کہ سزا دینے کی پوری قدرت رکھتا ہے۔

منافقین ایمان کا جھوٹا اعلان کرتے ہیں اور ہر معاملے میں جھوٹے، بے ایمان اور اللہ سے بے خوف ہیں، ان کے اعمال گواہی دیتے ہیں کہ وہ جس چیز کو ماننے کا دعویٰ کرتے ہیں در حقیقت اُسے نہیں مانتے۔ نتیجتاً ہر لمحے حق سے دور سے دور تر ہوں گے اور باطل کی راہوں میں سرمستی بڑھتی چلی جائے گی تا آں کہ جہنم میں جا گریں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يُّفَرِّقُوْا بَيْنَ اللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ
يَقُوْلُوْنَ نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ ۙ وَّ
يُرِيْدُوْنَ اَنْ يَّتَّخِذُوْا بَيْنَ ذٰلِكَ سَبِيْلًا
﴿۱۵۰﴾ اُولٰٓئِكَ هُمُ الْكٰفِرُوْنَ حَقًّا ۚ وَ
اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابًا مُّهِيْنًا ﴿۱۵۱﴾ وَ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَ رُسُلِهٖ وَ لَمْ يُفَرِّقُوْا
بَيْنَ اَحَدٍ مِّنْهُمْ اُولٰٓئِكَ سَوْفَ يُؤْتِيْهِمْ
اُجُوْرَهُمْ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا رَّحِيْمًا
﴿۱۵۲﴾ ع۲۱ ع۲۱

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کے انکاری ہیں اور چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے درمیان تفریق کریں، اور کہتے ہیں کہ ہم یہ مانیں گے اور یہ نہ مانیں گے، اور کفر و ایمان کے درمیان سے ایک راہ نکالنا چاہتے ہیں ○ وہ سب پکے کافر ہیں اور ایسے کافروں کے لیے ہم نے رسوا کر دینے والی سزا تیّار کر رکھی ہے ○ بخلاف اس کے جو لوگ اللہ اور اس کے تمام رسولوں کو مانیں، اور ان کے درمیان تفریق نہ کریں، ان کو ہم ضرور ان کے اجر عطا کریں گے، اور اللہ بڑا معاف فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے ○ ع۲۱

جو لوگ اللہ اور اس کے رسولوں کے انکاری ہیں اور دونوں کی غیر مشروط اطاعت کے بجائے چاہتے ہیں کہ اللہ اور اس کے رسولوں کے احکامات کے درمیان تفریق کریں، اور احکامات کا جائزہ لے کر کہتے ہیں کہ ہم یہ مانیں گے اور یہ نہ مانیں گے، اور کفر و ایمان کے درمیان سے ایک نئی "دینِ اکبری" کی راہ نکالنا چاہتے ہیں، وہ سب پکے کافر ہیں اور ایسے کافروں کے لیے ہم نے رسوا کر دینے والی سزا تیّار کر رکھی ہے۔ بخلاف اس کے جو لوگ اللہ اور اس کے تمام رسولوں بشمول خاتم النبیین سب کو مانیں، اور واجب الا یمان ہونے کے لیے ان کے درمیان تفریق نہ کریں، ان کو ہم ضرور ان کے اجر عطا کریں گے، اور اللہ بڑا معاف فرمانے والا اور رحم کرنے والا ہے۔ ع۲۱

آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ، إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ، وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ، وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ

منافق کی تین نشانیاں ہیں: ..... بولے تو جھوٹ، ..... وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے اور .... امین بنایا جائے تو خیانت کرے [بخاری باب ۲۴ علَامَةِ الْمُنَافِقِ، حدیث ۳۳]

یہود کے جرائم

اللہ تبارک و تعالیٰ نے یہود کے نبی اکرمؐ سے اس مطالبے پر کہ وہ آسمان سے ایک کتاب اُن پر نازل کرائے، سخت ناراضگی کا اظہار کیا اور اُن کے جرائم کی ایک جامع فہرست رہتی دنیا تک پڑھی جانے کے لیے سامنے رکھ دی کہ اس سے بھی بڑے مطالبے یہ لوگ نبی ﷺ سے پہلے موسیٰ علیہ السلام سے کر چکے ہیں۔ ذیل کی سطور میں اُن کو اجمالاً پیش کیا جارہا ہے۔

- یہود ی پہلے بھی موسیٰ علیہ السلام سے مطالبہ کر چکے تھے کہ جب تک ہماری آنکھوں کے سامنے ایک لکھی لکھائی کتاب آسمان سے نازل نہ ہو جائے ہم ایمان لانے والے نہیں۔
- انھوں نے یہاں تک کہا کہ ہمیں اللہ کو اعلانیہ دیکھنا ہے، اس کے جواب میں یکایک اُن پر آسمانی بجلی گری تھی۔
- یہ واقعہ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: ۵۵ میں اس طرح بیان ہوا ہے۔ وَ اِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَ اَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ﴿۵۵﴾
- انھوں نے اللہ کی قدرت کی کُھلی کُھلی نشانیاں دیکھیں، کس طرح موسیٰ انھیں فرعون کے پنجہ استبداد سے نکال کر لائے، کس طرح سمندر نے اُن کے لیے راستا بنایا، کس طرح اللہ نے صحرا میں سائبان اور من و سلویٰ جیسی خوراک کا اہتمام کیا۔ اِن ساری نشانیوں کے بعد انھیں موسیٰ علیہ السلام کی فرماں برداری اور اطاعت میں بہت سرگرم ہونا چاہیے تھا مگر وہ موسیٰ علیہ السلام کی تعلیمات کے برعکس ایک بچھڑے کی مصنوعی مورت کو اپنا معبود بنا بیٹھے۔
- اِن کو صریح فرمان تختیوں پر لکھ کر دیے گئے تھے اور بنی اسرائیل کے نمائندوں سے دامنِ کوہِ طور کے دامن میں میثاق لیا گیا تھا۔ وَ اِذْ اَخَذْنَا مِیْثَاقَكُمْ وَ رَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ خُذُوْا مَاۤ اٰتَیْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّ اذْكُرُوْا مَا فِیْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ﴿۶۳﴾ سُوْرَۃُ الْبَقَرَۃ: ۶۳ اس کا تذکرہ دوبارہ سورۂ اعراف: ۱۷۱ میں بھی آچکا ہے۔ اس سارے اعزاز و انعام کو بھلا دیا اور نافرمانی پر کمربستہ رہے۔

صحرا میں اللہ کی مہمان نوازی کی قدر نہیں کی اچھی چیزوں کے مقابلے میں معمولی چیزوں کی تمنا کرتے رہے، ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ دروازے میں سر جھکائے داخل ہونا، نہ مانے، اور جہاد سے جی چرایا۔ وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ فَكُلُوْا مِنْهَا حَیْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا وَّ ادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُوْلُوْا حِطَّةٌ

نَّغۡفِرۡ لَكُمۡ خَطٰيٰكُمۡ ؕ وَ سَنَزِيۡدُ الۡمُحۡسِنِيۡنَ ﴿۵۸﴾ فَبَدَّلَ الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا قَوۡلًا غَيۡرَ الَّذِىۡ قِيۡلَ لَهُمۡ فَاَنۡزَلۡنَا عَلَى الَّذِيۡنَ ظَلَمُوۡا رِجۡزًا مِّنَ السَّمَآءِ بِمَا كَانُوۡا يَفۡسُقُوۡنَ ﴿۵۹﴾ سُوۡرَةُ الۡبَقَرَة: ۵۹-۵۸

- اللہ نے ان سے کہا تھا کہ سبت کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ لیکن انھوں نے کھلی خلاف ورزی کی، جس کی سزا میں ان کے ایک نافرمان گروہ کو بندر بنادیا گیا۔ وَ لَقَدۡ عَلِمۡتُمُ الَّذِيۡنَ اعۡتَدَوۡا مِنۡكُمۡ فِى السَّبۡتِ فَقُلۡنَا لَهُمۡ كُوۡنُوۡا قِرَدَةً خٰسِـِٔيۡنَ ﴿۶۵﴾ سُوۡرَةُ الۡبَقَرَة:۶۵
- جب بھی اِن کو نصیحت کی گئی ہمیشہ یہی کہنا تھا کہ ہم کوئی بات نہیں مان سکتے، ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں ہم تمھاری کسی بات کا اثر نہ لیں گے، جو کچھ مانتے اور کرتے چلے آئے ہیں وہی مانتے رہیں گے اور وہی کیے چلے جائیں گے۔ وَ قَالُوۡا قُلُوۡبُنَا غُلۡفٌ ؕ بَلۡ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفۡرِهِمۡ فَقَلِيۡلًا مَّا يُؤۡمِنُوۡنَ ﴿۸۸﴾ سُوۡرَةُ الۡبَقَرَة: ۸۸
- ان کی پوری تاریخ یہ ہے کہ یہ انھوں نے اللہ کی آیات کو جھٹلایا، مریمؑ پر سخت بہتان لگایا- عیسیٰ علیہ السّلام کی پیدائش کا معاملہ یہودی قوم میں فی الواقع ذرہ برابر بھی مشتبہ نہ تھا، بے باک مجرم صداقت کی آواز کو دبانے کے لیے ہر ناپاک سے ناپاک ہتھیار استعمال کرنے پر اُتر آئے۔ اس وقت اِنہوں نے وہ بات کہی جو تیس سال تک نہ کہی تھی کہ مریم علیہا السلام معاذاللہ زانیہ ہیں اور عیسیٰ ابنِ مریم ولد الزّنا۔ حالانکہ یہ ظالم بالیقین جانتے تھے کہ یہ دونوں ماں بیٹے اس گندگی سے بالکل پاک ہیں
- اِن کے فسق وفجور اس حد تک بڑھے کہ اِن کے درمیان اصلاح کے لیے آنے والے انبیاء کو قتل کرتے اور فخریہ کہا کہ ہم نے اللہ کے رسُول کو قتل کیا ہے۔
  - عین قربان گاہ کے سامنے تیر کا نشان بنایا، جہاں یہ فخریہ بتاتے کہ یہاں زکریّاؑ نبی کو ہم نے قتل کیا تھا۔
  - یرمیاہ نبی پر الزام لگایا گیا کہ یہ دشمنوں سے ملا ہوا ہے اور قوم کا غدّار ہے اور رحم کھا کے قتل نہ کیا جیل بھیج دیا
  - والیِ ریاست کی معشوقہ کے مطالبے پر مسیحؑ کے واقعہ ٔصلیب سے دوڈھائی سال پہلے یحییٰ علیہ السلام کا سر قلم کیا گیا۔
  - کسی کو سُولی پر چڑھانے کے بعد سینے پر ہاتھ مار کر فخریہ کہا ہو ’’ہم نے اللہ کے رسُول کو قتل کیا ہے‘‘۔
- اِن کے اس قول کے مقابلے میں اللہ تعالیٰ نے جو کچھ فرمایا، اُس کا صحیح مفہوم اللہ ہی کے علم میں ہے، اہلِ علم کے نزدیک وہ نہ مسیح کو قتل کر پائے، نہ صلیب دے پائے بلکہ وہ قدرتِ الٰہی سے اس معاملہ میں اشتباہ کا شکار

کردیے گئے۔ حقیقت کا علم کسی کو نہیں، ظن و تخمین سے کنفیوز یہود و نصاریٰ آئیں بائیں شائیں باتیں کرتے ہیں بلاشبہ انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کا رفع فرمادیا۔ قرآن مجید نے چیلنج کیا کہ تکذیب کرنے والے اور مذاق اُڑانے والے، جتنا چاہیں مذاق اُڑا لیں لیکن، محمد صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ کی وفات سے پہلے [قَبْلَ مَوْتِهٖ] تمام اہلِ کتاب قرآن کی حقّانیت کو جان لیں گے۔

- اِن کے فسق و فجور کی اِن انتہاؤں کی بناپر اوراُن زیادتیوں کی بناپر، اور اس بناپر کہ یہ اللہ کے راستے سے روکتے ہیں، سُود لیتے ہیں جس سے تاکیداً انھیں منع کیا گیا تھا اور لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں اللہ نے یہودیوں پر کچھ پاک چیزیں حرام کر دیں جو ان کے لیے پہلے حلال تھیں، اور چناں چہ اِن میں سے جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے اللہ نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ البتّہ ان میں جو علم میں پختہ کار اور صاحب ایمان ہیں وہ اس چیز پر ایمان لاتے ہیں جو نبی صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ پر نازل کی گئی ہے اور جو اُن سے پہلے نازل کی گئی تھی اور خاص کر نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور روزِ آخرت پر ایمان رکھنے والے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم اجرِ عظیم دیں گے۔ [مفہوم آیہ ۱۶۲ سُوْرَۃُ النِّسَآء]
- توراۃ میں بالفاظِ صریح سود کے خلاف حکم موجود ہے لیکن یہ تاریخ کے ادوار میں سود کے کاروبار کے چیمپئن بن گئے
- اِن کے اِن کرتوتوں کے سبب زمین پر دائرۂ زندگی کا تنگ کر دیا: وَعَلَى الَّذِيْنَ هَادُوْا حَرَّمْنَا ..... ذٰلِكَ جَزَيْنٰهُمْ بِبَغْيِهِمْ ۫ وَ اِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ﴿۱۴۶﴾ [سُوْرَۃُ الْاَنْعَام] دو ہزار برس سے در بدر مارے مارے پھرتے ہیں زمین پر ان کو عزّت کا ٹھکانا میسّر نہیں آتا۔ قومیں پیدا ہوتی اور مٹتی ہیں مگر یہ بدبخت قوم کو موت دوام بھی نہیں ملتی۔ یہ دنیا میں تمثیل بن گئی ہے آخرت کے خواروں کی: اِنَّهٗ مَنْ يَّاْتِ رَبَّهٗ مُجْرِمًا فَاِنَّ لَهٗ جَهَنَّمَ ؕ لَا يَمُوْتُ فِيْهَا وَلَا يَحْيٰى ﴿۷۴﴾ [سُوْرَۃُ طٰهٰ] فلسطین کی ریاست سے کوئی دھوکہ نہ کھائے، تاریخ دو ہزار سال سے جو دھکّے لگا رہی ہے وہ دھکّے ختم نہ ہوں گے۔

کنند ہم جنس با ہم جنس پرواز، کبوتر با کبوتر باز با باز

انسانی معاشروں میں ہی نہیں جانوروں کے گروہوں میں بھی یہی روایت چلتی ہے کہ ایک طرح کی مخلوق اور ایک مزج کے لوگ ایک جگہ جمع ہو پاتے ہیں۔ چناں چہ باوجود اس کے کہ فتنے سے بچنے کے لیے منافقین کو کاٹا نہیں جاتا لیکن مخلصین کی دلی دوستیاں صرف مخلصین کے ساتھ ہو سکتی ہیں۔ پس، عالی ظرف و صالح ایک جگہ جمع ہوتے ہیں اور اوباش و جیب کترے ایک جگہ!

يَسْـَٔلُكَ اَهْلُ الْكِتٰبِ اَنْ تُنَزِّلَ
عَلَيْهِمْ كِتٰبًا مِّنَ السَّمَآءِ فَقَدْ
سَاَلُوْا مُوْسٰۤى اَكْبَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَقَالُوْۤا
اَرِنَا اللّٰهَ جَهْرَةً فَاَخَذَتْهُمُ الصّٰعِقَةُ
بِظُلْمِهِمْ ۚ ثُمَّ اتَّخَذُوا الْعِجْلَ مِنْۢ
بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنٰتُ فَعَفَوْنَا
عَنْ ذٰلِكَ ۚ وَ اٰتَيْنَا مُوْسٰى سُلْطٰنًا
مُّبِيْنًا ﴿۱۵۳﴾ وَ رَفَعْنَا فَوْقَهُمُ الطُّوْرَ
بِمِيْثَاقِهِمْ وَ قُلْنَا لَهُمُ ادْخُلُوا
الْبَابَ سُجَّدًا وَّ قُلْنَا لَهُمْ لَا تَعْدُوْا
فِي السَّبْتِ وَ اَخَذْنَا مِنْهُمْ مِّيْثَاقًا
غَلِيْظًا ﴿۱۵۴﴾ فَبِمَا نَقْضِهِمْ
مِّيْثَاقَهُمْ وَ كُفْرِهِمْ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَ
قَتْلِهِمُ الْاَنْۢبِيَآءَ بِغَيْرِ حَقٍّ وَّ
قَوْلِهِمْ قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ بَلْ طَبَعَ اللّٰهُ
عَلَيْهَا بِكُفْرِهِمْ فَلَا يُؤْمِنُوْنَ اِلَّا
قَلِيْلًا ﴿۱۵۵﴾ وَّ بِكُفْرِهِمْ وَ قَوْلِهِمْ
عَلٰى مَرْيَمَ بُهْتَانًا عَظِيْمًا ﴿۱۵۶﴾ وَّ
قَوْلِهِمْ اِنَّا قَتَلْنَا الْمَسِيْحَ عِيْسَى
ابْنَ مَرْيَمَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ۚ وَ مَا قَتَلُوْهُ
وَ مَا صَلَبُوْهُ وَ لٰكِنْ شُبِّهَ لَهُمْ ؕ

اہل کتاب [یہاں یہود مراد ہیں] تم سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ تم آسمان سے ایک کتاب اُن پر نازل کراؤ، تو اس سے بھی بڑے مطالبے پہلے موسیٰؑ سے ہو چکے ہیں۔ اُس سے تو انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں اللہ کو اعلانیہ دکھاد و اور اسی زیادتی کی وجہ سے یکایک اُن پر آسمانی بجلی گری تھی۔ پھر یہ بچھڑے کو پوجنے لگے حالاں کہ یہ کھلی کھلی نشانیاں دیکھ چکے تھے۔ ہم نے ان سے در گزر کیا۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو صریح غلبہ عطا کیا ○ اور اِن لوگوں پر طور کو اٹھا کر ان سے عہد لیا تھا اور ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ دروازے میں سر جھکائے داخل ہونا۔ ہم نے ان سے کہا تھا کہ سبت کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ اور اِن سے پختہ عہد لیا ○ آخر کار ان کے نَقضِ عہد (عہد کو توڑنے) کی بنا پر اور اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو جُھٹلایا، اور انبیاء کو ناحق قتل کیا، اور اِن کے اِس اصرار کی وجہ سے کہ (حق کی دعوت کے لیے) ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے انکارِ حق کے سبب سے اللہ نے ان کے دلوں کو مردہ کر دیا ہے پس یہ بہت کم ایمان لاتے ہیں ○ اور پھر اپنی کھلی نافرمانیوں اور ناشکری [کفر] کے سبب کہ مریمؑ پر سخت بہتان لگایا ○ اور اپنے اِس قول کی بنا پر کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح، عیسیٰ ابنِ مریم کو قتل کر دیا ہے۔ در آں حالیکہ انہوں نے نہ اس کو قتل کیا نہ صلیب دی بلکہ وہ معاملہ میں اشتباہ کا شکار کر دیے گئے۔

اہل کتاب [یہاں یہود مراد ہیں] اگر آج تم سے یہ مطالبہ کر رہے ہیں کہ تم براہ راست آسمان سے ایک کتاب اُن پر نازل کراؤ، تو اِس میں اِن کے حال پر افسوس و تعجب کی کوئی بات نہیں، تم آزردہ نہ ہو، اِن کم نصیبوں اور ناقدروں کی جانب سے اس سے بھی بڑے اور انوکھے مطالبے پہلے موسیٰؑ سے ہو چکے ہیں۔ اُس سے تو انہوں نے کہا تھا کہ ہمیں اللہ کو اعلانیہ دکھا دو اور اسی زیادتی اور بے ہودگی کی وجہ سے یکایک ان پر آسمانی بجلی گری تھی۔

پھر یہ بچھڑے کو اپنا الٰہ بنا کر پوجنے لگے حالاں کہ یہ کھلی کھلی نشانیاں دیکھ چکے تھے۔ اس پر بھی ہم نے ان سے درگزر کیا۔ اور ہم نے موسیٰؑ کو یوں صریح حجت عطا کی کہ اِن لوگوں کے سروں پر کوہِ طور کو اٹھا کر معلق کیا اور ان سے تورات کی اطاعت کا عہد لیا تھا۔

یاد کرو کہ ہم نے ان کو حکم دیا تھا کہ شہر کے دروازے میں اللہ کے لیے عاجزی سے سر جھکائے داخل ہونا۔ ہم نے ان سے کہا تھا کہ سبت کے احکام کی خلاف ورزی نہ کرنا۔ اور اِن امور پر اِن سے پختہ عہد لیا۔ آخر کار ان کے نقضِ عہد کی بنا پر اور اس وجہ سے کہ انہوں نے اللہ کی آیات کو اپنی بے عملی سے برملا جھٹلایا، اور انبیاء کو ناحق قتل کیا، اور اِن کے اِس اصرار کی وجہ سے کہ حق کی دعوت کے لیے ہمارے دل غلافوں میں محفوظ ہیں جب کہ حقیقت یہ ہے کہ ان کے پیہم انکارِ حق کے سبب سے اللہ نے ان کے دلوں کو قبول حق کے لیے مردہ کر دیا ہے پس یہ بہت کم ایمان لاتے ہیں۔

اور پھر اپنی کھلی نافرمانیوں اور ناشکری [کفر] کے سبب کہ مریمؑ پر سخت بہتان لگایا، اور اپنے اِس قول کی بِنا پر کہ ہم نے اللہ کے رسول مسیح، عیسیٰ ابنِ مریم کو قتل کر دیا ہے۔ درآں حالیکہ انہوں نے نہ اس کو قتل کیا نہ صلیب دی بلکہ وہ معاملہ میں اشتباہ (confusion) کا شکار کر دیے گئے۔

وَ اِنَّ الَّذِیۡنَ اخۡتَلَفُوۡا فِیۡهِ لَفِیۡ شَكٍّ
مِّنۡهُ ؕ مَا لَهُمۡ بِهٖ مِنۡ عِلۡمٍ اِلَّا اتِّبَاعَ
الظَّنِّ ۚ وَ مَا قَتَلُوۡهُ یَقِیۡنًۢا ﴿۱۵۷﴾ بَلۡ
رَّفَعَهُ اللّٰهُ اِلَیۡهِ ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ عَزِیۡزًا
حَكِیۡمًا ﴿۱۵۸﴾ وَ اِنۡ مِّنۡ اَهۡلِ الۡكِتٰبِ
اِلَّا لَیُؤۡمِنَنَّ بِهٖ قَبۡلَ مَوۡتِهٖ ۚ وَ یَوۡمَ
الۡقِیٰمَةِ یَكُوۡنُ عَلَیۡهِمۡ شَهِیۡدًا ﴿۱۵۹﴾
فَبِظُلۡمٍ مِّنَ الَّذِیۡنَ هَادُوۡا حَرَّمۡنَا
عَلَیۡهِمۡ طَیِّبٰتٍ اُحِلَّتۡ لَهُمۡ وَ بِصَدِّهِمۡ
عَنۡ سَبِیۡلِ اللّٰهِ كَثِیۡرًا ﴿۱۶۰﴾ وَّ
اَخۡذِهِمُ الرِّبٰوا وَ قَدۡ نُهُوۡا عَنۡهُ وَ
اَكۡلِهِمۡ اَمۡوَالَ النَّاسِ بِالۡبَاطِلِ ؕ وَ
اَعۡتَدۡنَا لِلۡكٰفِرِیۡنَ مِنۡهُمۡ عَذَابًا
اَلِیۡمًا ﴿۱۶۱﴾ لٰكِنِ الرّٰسِخُوۡنَ فِی
الۡعِلۡمِ مِنۡهُمۡ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ یُؤۡمِنُوۡنَ
بِمَاۤ اُنۡزِلَ اِلَیۡكَ وَ مَاۤ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ
وَ الۡمُقِیۡمِیۡنَ الصَّلٰوةَ وَ الۡمُؤۡتُوۡنَ
الزَّكٰوةَ وَ الۡمُؤۡمِنُوۡنَ بِاللّٰهِ وَ الۡیَوۡمِ
الۡاٰخِرِ ؕ اُولٰٓئِكَ سَنُؤۡتِیۡهِمۡ اَجۡرًا
عَظِیۡمًا ﴿۱۶۲﴾ ۲۲۶

اور جو لوگ اس معاملے میں اختلاف کررہے ہیں دراصل کنفیوز ہیں، ان کے پاس اس معاملہ میں کوئی علم نہیں ہے، محض گمانوں کے تیر چلا رہے ہیں۔ بلا شبہ انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا ○ بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا، اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور حکیم ہے ○ اور اہل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اس کی موت سے پہلے اس پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے روز وہ ان پر گواہی دے گا ○ یہ لوگ جنھوں نے اپنے آپ کو یہودی کہا اپنی زیادتیوں کی بنا پر، اور اس بنا پر کہ یہ اللہ کے راستے سے بکثرت روکتے ہیں ○ اور سُود لیتے ہیں جس سے تاکیداً انھیں منع کیا گیا تھا، اور (اِس بنا پر کہ) لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں۔ ہم نے پاک چیزیں ان پر حرام کر دیں جو ان کے لیے حلال تھیں، پس اِن میں سے جو لوگ کافر ہیں ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے ○ البتہ ان میں جو علم میں پختہ کار اور صاحب ایمان ہیں وہ اس چیز پر ایمان لاتے ہیں جو تم پر نازل کی گئی ہے اور جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھی اور خاص کر نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھنے والے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم اجر عظیم دیں گے ○ ۲۲۶

اور جو لوگ اس معاملے میں آج تک اختلاف کر رہے تھے اور کر رہے ہیں دراصل کنفیوز ہیں، ان کے پاس اس معاملہ میں کوئی علم نہیں ہے، اپنی زبانوں سے محض گمانوں کے تیر چلا رہے ہیں۔ بلاشبہ یہ بات جان لی جائے کہ انہوں نے مسیح کو قتل نہیں کیا بلکہ اللہ نے اس کو اپنی طرف اٹھا لیا، اللہ زبردست طاقت رکھنے والا اور حکیم ہے۔

اور اھل کتاب میں سے کوئی ایسا نہ ھوگا جو اس کی (یعنی اپنی) موت سے پہلے اس حقیقت (یعنی قتل کے برخلاف رفع عیسیٰ) پر ایمان نہ لے آئے گا اور قیامت کے روز وہ ان پر گواھی دے گا[42]، یہ ناب کار لوگ جنھوں نے اپنے آپ کو یہودی کہا اپنی حد سے بڑھی ہوئی زیادتیوں کی بناپر، اور اس بناپر کہ یہ اللہ کے راستے سے بکثرت روکتے ہیں اور سُود لیتے ہیں جس سے تاکیداً انھیں منع کیا گیا تھا، اور (اِس بناپر کہ) اِن کے علماء اپنے عقیدت مند لوگوں کے مال ناجائز طریقوں سے کھاتے ہیں۔

الغرض اِن کے جرائم کی فہرست طویل ہے، اِن کے جرائم کی بناپر ہم نے چند وہ پاک چیزیں ان پر حرام کر دیں جو پہلے ان کے لیے حلال تھیں، پس اِن یہود میں سے جو لوگ پکے کافر اور کفر کے سرغنے ہیں ان کے لیے ہم نے دردناک عذاب تیار کر رکھا ہے۔ البتہ ان میں جو علم میں پختہ کار اور صاحب ایمان و کردار ہیں وہ اس چیز پر ایمان لاتے ہیں جو تم پر نازل کی گئی ہے اور جو تم سے پہلے نازل کی گئی تھی اور خاص کر نماز قائم کرنے والے اور زکوٰۃ دینے والے اور اللہ اور روز آخرت پر حقیقی ایمان رکھنے والے جیسا کہ ایمان کا حق ہے اور اس کے تقاضوں کا پورا کرنا ہے۔ یہی وہ لوگ ہیں جن کو ہم اجر عظیم دیں گے۔

اختتامِ کلام

آنے والی آیات مبارکہ سورہ کی آخری آیات ہیں، جس میں یہود و نصاریٰ کو احساس دلایا گیا ہے کہ تمھیں پکارنے والا نبی کوئی اجنبی نہیں، اُسی سلسلۃ الذھب [سونے کی زنجیر] کا ایک دانہ ہے جس سے تم بخوبی واقف ہو، اُن ہی رسولوں کی

42 قارئین کی معلومات کے لیے اِس آیہ مبارکہ کا ایک اور مفہوم بھی سامنے رہے جو صاحبِ تدبرِ قرآن نے بیان کیا کہ لَيُؤْمِنَنَّ بِهٖ قَبْلَ مَوْتِهٖ میں لَيُؤْمِنَنَّ کے بعد بِہٖ میں ضمیر کتاب اللہ یعنی قرآن مجید کی طرف ہے اور قَبْلَ مَوْتِهٖ میں قَبْلَ مَوْتِ کے بعد ہٖ کی ضمیر رسول اللہ ﷺ کی جانب ہے چناں چہ اس طور ایک اور مفہوم یہ بھی ہو سکتا ہے: "اور آج تمھارا انکار کرنے والے اہل کتاب یہود و نصاریٰ میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جو اِس نبی یعنی محمد ﷺ کی موت سے پہلے اس کتاب یعنی قرآن کی حقانیت پر ایمان نہ لے آئے گا اُن کا گمان حدِّیقین کو پہنچ جائے گا، اور یہ پختہ گمان نہ زبانوں پر آسکے گا اور نہ ہی فرعون کے ایمان کی طرح کسی کام کا ہوگا"۔

ٹیم [جس میں نوحؑ ,ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور یعقوب کی اولادؑ، عیسٰیؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ اور سلیمانؑ اور داؤد اور موسیٰ شامل تھے] کا ایک ممبر ہے جن کے لیے تم عقیدت رکھتے ہو، وہی تعلیمات پیش کرتا ہے جو وہ نبی پیش کرتے آئے ہیں جن کو تم عقیدت سے اپنا رہنما مانتے ہو۔ اِس کا پیش کردہ پیغام، قرآن مجید ہماری اُن ہی کتابوں کے سلسلے کی کتاب ہے، جس سلسلے سے تورات، انجیل، بائیبل تعلق رکھتی ہیں۔ یہ تمام رسول دعوت توحید کو قبول کر کے نیک اعمال کرنے والوں کو اللہ کی جانب سے ہمیشگی کی عیش و آرام کی زندگی کی خوش خبری دینے والے (بشیر) اور دعوت کو ٹھکرا دینے والے نفس کے بندوں کو ہمیشگی کے عذاب سے ڈرانے والے (نذیر) بنا کر بھیجے گئے تھے۔

اے یہود و نصاریٰ! تمھارے نصیب جاگ جائیں گے اگر تم اس دعوت پر لبّیک کہہ سکو۔

آسمانی کتب کے بارے میں ایک بڑا معلوماتی پیرا صاحبِ تفہیم القرآن نے اس سورہ مبارکہ کے حاشیہ ۲۰۵ میں تحریر کیا ہے جسے ہم من و عن نقل کر رہے ہیں:

" موجودہ بائیبل میں زَبور کے نام سے جو کتاب پائی جاتی ہے وہ ساری کی ساری زبورِ داؤد نہیں ہے۔ اس میں بکثرت مزامیر دُوسرے لوگوں کے بھی بھر دیے گئے ہیں اور وہ اپنے اپنے مصنّفین کی طرف منسُوب ہیں۔ البتہ جن مزامیر پر تصریح ہے کہ وہ حضرت داؤد کے ہیں ان کے اندر فی الواقع کلامِ حق کی روشنی محسُوس ہوتی ہے۔ اِسی طرح بائیبل میں امثالِ سلیمانؑ کے نام سے جو کتاب موجود ہے اس میں بھی اچھی خاصی آمیزش پائی جاتی ہے اور اس کے آخری دو باب تو صریحاً الحاقی ہیں، مگر اس کے باوجود ان امثال کا بڑا حصّہ صحیح و برحق معلوم ہوتا ہے۔ ان دو کتابوں کے ساتھ ایک اور کتاب حضرت ایّوبؑ کے نام سے بھی بائیبل میں درج ہے، لیکن حکمت کے بہت سے جواہر اپنے اندر رکھنے کے باوجود، اسے پڑھتے ہوئے یہ یقین نہیں آتا کہ واقعی حضرت ایّوبؑ کی طرف اس کتاب کی نسبت صحیح ہے۔۔ اس لیے قرآن میں اور خود اس کتاب کی ابتدا میں حضرت ایّوبؑ کے جس صبرِ عظیم کی تعریف کی گئی ہے، اس کے بالکل برعکس وہ ساری کتاب ہمیں یہ بتاتی ہے کہ حضرت ایّوبؑ اپنی مصیبت کے زمانے میں اللہ تعالیٰ کے خلاف سراپا شکایت بنے ہوئے تھے، حتٰی کہ ان کے ہم نشین انھیں اس امر پر مطمئن کرنے کی کوشش کرتے تھے کہ خدا ظالم نہیں ہے، مگر وہ کسی طرح مان کر نہ دیتے تھے۔ ان صحیفوں کے علاوہ بائیبل میں انبیاء بنی اسرائیل کے ۱۷ صحائف اور بھی درج ہیں جن کا بیشتر حصّہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ خصوصاً یسعیاہ، یرمیاہ، حزقی ایل، عاموس اور بعض دُوسرے صحیفوں میں تو بکثرت مقامات ایسے آتے ہیں جنہیں پڑھ کر آدمی کی رُوح وجد کرنے لگتی ہے۔ ان میں الہامی کلام کی شان صریح طور پر محسُوس ہوتی ہے۔ ان کی اخلاقی تعلیم، ان کا شرک کے خلاف جہاد، ان کو توحید کے حق میں پر زور استدلال، اور ان کی بنی اسرائیل کے اخلاقی زوال پر سخت تنقیدیں پڑھتے وقت آدمی یہ محسُوس کیے بغیر نہیں رہ سکتا کہ اناجیل میں حضرت مسیح کی تقریریں اور قرآن مجید اور یہ صحیفے ایک ہی سرچشمے سے نکلی ہوئی سوتیں ہیں"۔ [سیّد ابوالاعلیٰ مودودی، تفہیم القرآن، جلد اوّل، سورۃ النساء، حاشیہ ۲۰۵]

سلسلہ کلام میں فرمایا گیا کہ "اے محمدؐ جو لوگ ماننے سے انکار کرتے ہیں اور ساتھ ہی اللہ کے بندوں کے لیے اللہ کے راستے میں روڑے اٹکاتے ہیں وہ یقیناً گمراہی میں دور نکل گئے ہیں۔ اللہ ان کو ہرگز معاف نہ کرے گا" ویسے تو سلسلہ کلام میں اس وقت سامنے اہلِ کتاب ہیں لیکن محمد عربی ﷺ کی دعوت کی راہ میں روڑے اٹکانے والوں کی کوششوں کے لحاظ سے دیکھا جائے تو اوّل درجے میں مشرکین مکہ اور دوسرے نمبر پر منافقین جو اپنے آپ کو مسلمان کہتے تھے اور تیسرے درجے میں یہود آتے ہیں۔ مشرکین مکہ میں سے جو کچھ کم زیادہ ڈیڑھ سو مسلمانوں کے ساتھ جنگوں میں مارے گئے، باقی تمام کے تمام ایمان لے آئے۔ یہود کو جلاوطن کر دیا گیا اور مدینے میں آباد وہ یہود جنھوں نے عین دورانِ جنگ دشمنوں سے مل کر ریاست کے خلاف بغاوت کی اُن کو دنیا کے معروف قانون کے مطابق سزائے موت دی گئی۔ باقی رہ گئے روڑے اٹکانے والے منافقین وہ مارِ آستین کی طرح پلتے رہے، رسول اللہ ﷺ کی وفات تک زندہ رہے اور اُن کے بعد سارے فتنوں میں ملوث رہے۔ سب سے زیادہ انھوں نے ہی اسلام کو نقصان پہنچایا۔ آج بھی مسلمانوں کے درمیان یہی اسلام کی راہ میں سب سے زیادہ مزاحم ہیں اور دورِ نبوت کے منافقین کی مانند یہ بھی یہود کے دامِ تزویر میں پھنسے ہوئے ہیں۔

سلسلہ کلام میں اہل کتاب سے کہا گیا کہ اپنے دین میں حد درجے مبالغہ آمیزی نہ کرو۔ بنیادی طور پر غلو کا جرم عیسائیوں کا ہے کہ وہ مسیحؑ کی عقیدت و محبّت میں حد سے گزر گئے اور مسیحؑ کو الوہیت کے مقام پر فائز کر دیا۔ دردمند مسلمانوں کو اس بات کا سمجھنا بہت آسان ہے جب وہ دیکھتے ہیں کہ آج مسلمان بھی عیسائیوں کے نقشِ قدم پر صرف رسول اللہ ہی کو اللہ کی ذات، صفات اور حقوق میں شریک نہیں کرتے بلکہ بے شمار اپنی پسندیدہ شخصیات کو اپنا داتا و دست گیر بنانا اور اُن سے دعائیں مانگنا اور اُن کے مزاروں پر سجدے کرنا بڑا عزیز ہے۔

جو کچھ آنے والی آیاتِ مبارکہ میں فرمایا جارہا ہے، اُن سے جانا جاسکتا ہے کہ مسیحؑ ہرگز خدائی کے مرتبے پر نہیں تھا، مسیح، عیسیٰؑ ابن مریمؑ اللہ کا ایک رسول تھا، مریمؑ کے رحم میں ایک اللہ کے حکم/کلمہ سے حمل ٹھہرا، اور وہ تو اللہ کی طرف سے بھیجی گئی محض ایک رُوح تھی۔ مسیحؑ کے لیے ایک انسان اور اللہ کے ایک بندہ/غلام ہونے میں کوئی شرم نہیں رہی اور نہ ہی مقرب ترین فرشتوں کو جن کو تم خدائی میں شریک سمجھتے ہو اور تعویذوں میں اُن کے نام لکھ کر اُن سے مدد و استعانت چاہتے ہو۔ اللہ کا بندہ اور اُس کی مخلوق ہونے میں کوئی عار یا شرم ہوتی ہے۔ پس جانا جائے کہ جس طرح مسیحؑ اور عزیرؑ خدائی، مشکل کشائی اور حاجت روائی نہیں کر سکتے تھے اسی طرح کوئی دوسرا بھی نہیں کر سکتا؛ نہ کوئی نبی، صحابی یا ولی یا کوئی بھی صاحب قبر! [جن جن کے دربار میں یہ التجائیں کرتے اور مدد چاہتے ہیں]

اِنَّاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلَيۡكَ كَمَاۤ اَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰى نُوۡحٍ وَّ
النَّبِيّٖنَ مِنۡۢ بَعۡدِهٖ‌ۚ وَاَوۡحَيۡنَاۤ اِلٰۤى اِبۡرٰهِيۡمَ
وَاِسۡمٰعِيۡلَ وَاِسۡحٰقَ وَيَعۡقُوۡبَ وَالۡاَسۡبَاطِ
وَعِيۡسٰى وَاَيُّوۡبَ وَيُوۡنُسَ وَهٰرُوۡنَ وَ
سُلَيۡمٰنَ‌ۚ وَاٰتَيۡنَا دَاوٗدَ زَبُوۡرًا‌ۚ ﴿۱۶۳﴾ وَرُسُلًا
قَدۡ قَصَصۡنٰهُمۡ عَلَيۡكَ مِنۡ قَبۡلُ وَرُسُلًا لَّمۡ
نَقۡصُصۡهُمۡ عَلَيۡكَ‌ؕ وَكَلَّمَ اللّٰهُ مُوۡسٰى
تَكۡلِيۡمًا‌ۚ ﴿۱۶۴﴾ رُسُلًا مُّبَشِّرِيۡنَ وَمُنۡذِرِيۡنَ
لِئَلَّا يَكُوۡنَ لِلنَّاسِ عَلَى اللّٰهِ حُجَّةٌ ۢ بَعۡدَ
الرُّسُلِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيۡزًا حَكِيۡمًا ﴿۱۶۵﴾
لٰـكِنِ اللّٰهُ يَشۡهَدُ بِمَاۤ اَنۡزَلَ اِلَيۡكَ اَنۡزَلَهٗ
بِعِلۡمِهٖ‌ۚ وَالۡمَلٰۤـئِكَةُ يَشۡهَدُوۡنَ‌ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ
شَهِيۡدًا‌ؕ ﴿۱۶۶﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَصَدُّوۡا
عَنۡ سَبِيۡلِ اللّٰهِ قَدۡ ضَلُّوۡا ضَلٰلًاۢ
بَعِيۡدًا ﴿۱۶۷﴾ اِنَّ الَّذِيۡنَ كَفَرُوۡا وَظَلَمُوۡا
لَمۡ يَكُنِ اللّٰهُ لِيَـغۡفِرَ لَهُمۡ وَلَا لِيَهۡدِيَهُمۡ
طَرِيۡقًا ۙ ﴿۱۶۸﴾ اِلَّا طَرِيۡقَ جَهَـنَّمَ خٰلِدِيۡنَ
فِيۡهَاۤ اَبَدًا‌ ؕ وَكَانَ ذٰلِكَ عَلَى اللّٰهِ يَسِيۡرًا
﴿۱۶۹﴾ يٰۤـاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ جَآءَكُمُ الرَّسُوۡلُ
بِالۡحَـقِّ مِنۡ رَّبِّكُمۡ فَاٰمِنُوۡا خَيۡرًا لَّـكُمۡ‌ؕ وَ
اِنۡ تَكۡفُرُوۡا فَاِنَّ لِلّٰهِ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ
الۡاَرۡضِ‌ؕ وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيۡمًا حَكِيۡمًا
﴿۱۷۰﴾ ع۲۳۶ ع۲۳۶

اے محمدؐ! ہم نے تمھاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور اس کے بعد کے آنے والے نبیوں کی طرف بھیجی تھی۔ ہم نے ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور یعقوب کی اولادؑ، عیسٰیؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف وحی بھیجی اور ہم نے داؤدؑ کو زبور عطا کی ○ ہم نے اُن دوسرے رسولوں پر بھی وحی نازل کی جن کا حال ہم اس سے پہلے تمھیں سنا چکے ہیں اور ان رسولوں پر بھی جن کا ذکر تم سے نہیں کیا۔ ہم نے موسیٰؑ سے اس طرح گفتگو کی جس طرح گفتگو کی جاتی ہے ○ یہ رسول خوش خبری دینے والے اور ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ اللہ پر لوگوں کو ہدایت نہ پہنچانے کا کوئی الزام نہ رہ جائے۔ اور اللہ غالب رہنے والا اور حکیم و دانا ہے ○ اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اس نے تم پر نازل کیا ہے اپنے علم سے نازل کیا ہے، اور اس پر ملائکہ بھی گواہ ہیں اور گواہی کو تو اللہ ہی کافی ہے ○ اے محمدؐ جو لوگ ماننے سے انکار کرتے ہیں اور ساتھ ہی اللہ کے بندوں کے لیے اللہ کے راستے میں روڑے اٹکاتے ہیں وہ یقیناً گمراہی میں دور نکل گئے ہیں ○ بلاشبہ جن لوگوں نے نافرمانی وبغاوت [کفر اور ظلم] کی راہ اپنائی ہے اللہ ان کو ہرگز معاف نہ کرے گا اور انھیں سوائے جہنم کے راستے کے دوسرا کوئی راستہ نہ دکھائے گا جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے ○ اللہ کے لیے یہ بات بہت آسان ہے ○ لوگو! یہ رسولؐ، تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے حق لے کر آگیا ہے، پس، ایمان لے آؤ، اسی میں تمھاری بھتری ہے، اور اگر انکار پر ڈھٹائی دکھاتے ہو تو جان لو کہ آسمانوں اور زمین میں سب کچھ اللہ کا ہے اللہ دانا اور حکمت والا ہے۔ ع۲۳۶

اے محمدؐ! ہم نے تمھاری طرف اسی طرح وحی بھیجی ہے جس طرح نوحؑ اور اس کے بعد کے آنے والے نبیوں کی طرف بھیجی تھی۔ ہم نے ابراہیمؑ، اسماعیلؑ، اسحاقؑ، یعقوبؑ اور یعقوب کی اولادؑ، عیسٰیؑ، ایوبؑ، یونسؑ، ہارونؑ اور سلیمانؑ کی طرف وحی بھیجی۔ ہم نے داؤدؑ کو زبور عطا کی۔ ہم نے اور اُن دوسرے رسولوں پر بھی وحی نازل کی جن کا حال ہم اس سے پہلے تمھیں سنا چکے ہیں اور ان رسولوں پر بھی جن کا ذکر تم سے نہیں کیا۔

ہم نے موسیٰؑ سے اس طرح گفتگو کی جس طرح دو باتیں کرنے والے گفتگو کرتے ہیں۔ یہ تمام رسول اِلٰہِ واحد پر ایمان لانے والے نیکو کاروں کو آخرت میں کامیابی کی خوش خبری دینے والے اور شرک پر اڑے رہنے والوں کو ڈرانے والے بنا کر بھیجے گئے تھے تاکہ اللہ پر لوگوں کو ہدایت نہ پہنچانے کا کوئی الزام نہ رہ جائے۔ اور اللہ تو غالب رہنے والا اور حکیم و دانا ہے۔ ہٹ دھرم لوگ ایمان نہیں لاتے تو نہ لائیں، اللہ گواہی دیتا ہے کہ جو کچھ اس نے اے محمدؐ، تم پر نازل کیا ہے اپنے علم سے نازل کیا ہے، اور اس پر ملائکہ بھی گواہ ہیں اور گواہی کو تو اللہ ہی کافی ہے۔

اے محمدؐ جو لوگ تمھاری اس دعوت توحید اور دینِ اسلام کی سربلندی کی جدوجہد کی دعوت کو ماننے سے انکار کرتے ہیں اور ساتھ ہی اللہ کے بندوں کے لیے اللہ کے دین کے راستے میں روڑے اٹکاتے ہیں وہ یقیناً گمراہی میں حق سے بہت دور نکل گئے ہیں۔ بلاشبہ جن لوگوں نے مدینے کی اس نوزائیدہ اسلامی مملکت میں نافرمانی وبغاوت [کفر اور ظلم] کی راہ اپنائی ہے اللہ ان کو ہرگز معاف نہ کرے گا اور انھیں جہنم کے راستے کے سوا دوسرا کوئی راستہ نہ دکھائے گا جس میں وہ ہمیشہ رہیں گے۔ اللہ کے لیے یہ بات بہت آسان ہے۔ لوگو! یہ رسول، محمدؐ عربی تمھارے پاس تمھارے رب کی طرف سے حق لے کر آگیا ہے، پس، ایمان لے آؤ، اسی میں تمھاری بہتری ہے، اور اگر انکار پر ڈھٹائی دکھاتے ہو تو جان لو کہ آسمانوں اور زمین میں سب کچھ اللہ کا ہے اللہ دانا اور حکمت والا ہے۔

ربع من کن فیہ کان منافقا خالصا، ومن کانت فیہ خصلة منھن کانت فیہ خصلة من النفاق حتی یدعھا إذا، اؤتمن خان، وإذا حدث کذب، وإذا عاھد غدر، وإذا خاصم فجر ترجمہ: رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ چار عادتیں جس کسی میں ہوں تو وہ خالص منافق ہے اور جس کسی میں ان چاروں میں سے ایک عادت ہو تو وہ بھی نفاق ہی ہے، جب تک اسے نہ چھوڑ دے۔ وہ یہ ہیں جب اسے امین بنایا جائے تو امانت میں خیانت کرے اور بات کرتے وقت جھوٹ بولے اور جب کسی سے عہد کرے تو اسے پورا نہ کرے اور جب کسی سے لڑے تو گالیوں پر اتر آئے۔ [بخاری باب ۲۴ عَلاَمَةِ الْمُنَافِقِ، حدیث ۳۴]

يٰۤاَهۡلَ الۡكِتٰبِ لَا تَغۡلُوۡا فِىۡ دِيۡنِكُمۡ
وَلَا تَقُوۡلُوۡا عَلَى اللّٰهِ اِلَّا الۡحَـقَّ‌ ؕ اِنَّمَا
الۡمَسِيۡحُ عِيۡسَى ابۡنُ مَرۡيَمَ رَسُوۡلُ
اللّٰهِ وَكَلِمَتُهٗ‌ ۚ اَلۡقٰهَاۤ اِلٰى مَرۡيَمَ وَ
رُوۡحٌ مِّنۡهُ‌ فَاٰمِنُوۡا بِاللّٰهِ وَرُسُلِهٖ‌ ۚ وَ
لَا تَقُوۡلُوۡا ثَلٰثَةٌ‌ ؕ اِنۡتَهُوۡا خَيۡرًا لَّـكُمۡ‌ ؕ
اِنَّمَا اللّٰهُ اِلٰـهٌ وَّاحِدٌ‌ ؕ سُبۡحٰنَهٗۤ اَنۡ
يَّكُوۡنَ لَهٗ وَلَدٌ‌ ۘ لَهٗ مَا فِى السَّمٰوٰتِ وَ
مَا فِى الۡاَرۡضِ‌ ؕ وَكَفٰى بِاللّٰهِ وَكِيۡلًا
﴿۱۷۱﴾ لَنۡ يَّسۡتَـنۡكِفَ الۡمَسِيۡحُ اَنۡ ۲۳۶
يَّكُوۡنَ عَبۡدًا لِّلّٰهِ وَلَا الۡمَلٰۤـئِكَةُ
الۡمُقَرَّبُوۡنَ‌ ؕ وَمَنۡ يَّسۡتَـنۡكِفۡ عَنۡ
عِبَادَتِهٖ وَيَسۡتَكۡبِرۡ فَسَيَحۡشُرُهُمۡ
اِلَيۡهِ جَمِيۡعًا ﴿۱۷۲﴾ فَاَمَّا الَّذِيۡنَ
اٰمَنُوۡا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَيُوَفِّيۡهِمۡ
اُجُوۡرَهُمۡ وَيَزِيۡدُهُمۡ مِّنۡ فَضۡلِهٖ‌ ۚ وَ
اَمَّا الَّذِيۡنَ اسۡتَـنۡكَفُوۡا وَاسۡتَكۡبَرُوۡا
فَيُعَذِّبُهُمۡ عَذَابًا اَلِيۡمًا ۙ وَّلَا
يَجِدُوۡنَ لَهُمۡ مِّنۡ دُوۡنِ اللّٰهِ وَلِيًّا وَّ
لَا نَصِيۡرًا ﴿۱۷۳﴾ يٰۤاَيُّهَا النَّاسُ قَدۡ
جَآءَكُمۡ بُرۡهَانٌ مِّنۡ رَّبِّكُمۡ وَ
اَنۡزَلۡنَاۤ اِلَيۡكُمۡ نُوۡرًا مُّبِيۡنًا ﴿۱۷۴﴾

اے اہل کتاب ! اپنے دین میں حد درجے مبالغہ آمیزی نہ کرو۔اور اللہ کی طرف سچی بات کے سوا کچھ منسوب نہ کرو۔ مسیح، عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ اللہ کا ایک رسول تھا، مریم کو ایک فرمان (حکم/کلمہ) دیا گیا اور وہ تو اللہ کی طرف سے (بھیجی گئی) رُوح تھی۔ پس تم اللہ اور اُس کے رسُولوں پر ایمان لاؤ، اور تثلیث (trinity) کا اعلان نہ کرو۔ باز آنا ہی تمھارے لیے بہتر ہے۔ بلا شبہ معبود تو بس ایک اکیلا اللہ ہی ہے۔ وہ اس بات سے پاک و بالاتر ہے کہ کوئی اس کے اولاد ہو۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کی ملکیت ہے۔ اور کفالت کے لیے بس وہی کافی ہے ○ ع ۲۳
مسیح کے لیے اللہ کا ایک بندہ ہونے میں کبھی شرمندگی وُرسوائی نہیں رہی اور نہ ہی مقرب ترین فرشتوں کو۔ اور جو بھی از راہِ تکبر اللہ کی عبادت و بندگی کو اپنے لیے عار سمجھے گا تو اللہ اُن سب کو اپنے پاس اکٹھا کرے گا ○ پس جنھوں نے ایمان لا کر نیک طرزِ عمل اختیار کیا ہو گا، انھیں پُورا پُورا اجر دیا جائے گا اور اللہ اپنے فضل میں سے بھی ان کو مزید بخشے گا۔ جن لوگوں نے بندگی کو عار سمجھا اور تکبر کیا ہے اُن کو اللہ دردناک سزا دے گا اور اللہ کے سوا سرپرستی و مددگاری کے لیے کسی کو بھی وہ وہاں نہ پائیں گے ○ اے لوگو، تمھارے پاس تمھارے رب کی جانب سے ایک دلیلِ روشن آگئی ہے اور ہم نے تمھاری طرف ایسی روشنی بھیج دی ہے جو (اندھیرا دور کر کے ہر چیز کو) واضح کر دینے والی ہے ○

[نصاریٰ سے خطاب ہے] اے اہل کتاب! اپنے دین (کے عقائد و ضابطوں) میں حد درجے مبالغہ آمیزی نہ کرو۔ اور اللہ کی طرف سچی بات کے سوا کچھ منسوب نہ کرو۔ مسیح، عیسیٰؑ ابنِ مریمؑ اللہ کا ایک رسول تھا اور اُس کی بن باپ کے پیدائش کی حقیقت یہ تھی کہ اللہ نے اُس کی ماں، مریم کے بطن (رحمِ مادر) کو عیسیٰ کو پیدا کرنے کا ایک فرمان (حکم/کلمہ) دیا۔ درحقیقت وہ تو اللہ کی طرف سے دنیا میں بھیجی گئی ایک پاکیزہ رُوح تھی، اس سے بڑھ کر کچھ نہیں۔ پس تم اللہ اور اُس کے رسُولوں پر ایمان لاؤ، اور خدائی کو 'تین' کے درمیان تقسیم کر کے تثلیث (trinty) کا اعلان نہ کرو۔ باز آنا ہی تمھارے لیے بہتر ہے۔ بلاشبہ الٰہ تو بس ایک اکیلا اللہ ہی ہے۔ وہ اس بات سے پاک و بالاتر ہے کہ کوئی اس کے اولاد ہو۔ آسمانوں اور زمین میں جو کچھ ہے اسی کی مِلکیت ہے۔ اور اپنی سلطنت میں اپنی تمام چیزوں اور مخلوقات کی خبر گیری اور کفالت کے لیے بس وہی کافی ہے ع ۲۳

اے نصاریٰ، جس اللہ کے بندے کو تم اِلٰہ بنا کر، اُس کے سامنے مراسمِ عبودیت بجالاتے ہو اور جسے ایک اللہ کے بجائے دور و نزدیک سے مصیبت میں پکارتے ہو، خود اُس مسیح کے لیے اللہ کا ایک بندہ ہونے میں کبھی شرمندگی و رُسوائی نہیں رہی اور نہ ہی اللہ کے حکم کے پابند و مقرر کائنات کا نظام چلانے والے اُن کارکن مقرب ترین فرشتوں کو ایسا کوئی تکبر و خُدائی کا مرض لاحق ہوا۔ اور جو بھی ازراہِ تکبر اپنی بڑائی کے زعم میں یا سفاہت و حماقت کے مارے اللہ کی عبادت و بندگی کو اپنے لیے عار سمجھے گا تو ایک وقت آئے گا جب اللہ اُن سب کو اپنے پاس اکٹھا کرے گا۔ پس وہاں اُن لوگوں کو، کہ جنھوں نے اِس دنیا میں ایمان لا کر نیک طرزِ عمل اختیار کیا ہوگا، انھیں پُورا پُورا اجر دیا جائے گا اور اللہ اپنے بے پایاں فضل میں سے بھی ان کو مزید بخشے گا۔

اِس کے برخلاف جِن لوگوں نے بندگی کو عار سمجھا اور تکبر کیا ہے اُن کو اللہ دردناک سزا دے گا اور اللہ کے سوا جن جن نام نہاد داتاؤں، دست گیروں اور مشکل کشاؤں کی سرپرستی و مددگاری کے لیے اِس دنیا میں وہ بھروسہ رکھتے تھے، ان میں سے کسی کو بھی وہ وہاں نہ پائیں گے۔ اے لوگو، تمھارے پاس تمھارے رب کی جانب سے قرآنِ مجید کی شکل میں ایک دلیلِ روشن آگئی ہے اور ہم نے تمھاری طرف ایسی روشنی بھیج دی ہے جو (کفر و گم راہی اور شرک کا اندھیرا دور کر کے ہر چیز کو) واضح کر دینے والی ہے۔

فَاَمَّا الَّذِيۡنَ اٰمَنُوۡا بِاللّٰهِ وَ اعۡتَصَمُوۡا بِهٖ فَسَيُدۡخِلُهُمۡ فِىۡ رَحۡمَةٍ مِّنۡهُ وَ فَضۡلٍ ۙ وَّ يَهۡدِيۡهِمۡ اِلَيۡهِ صِرَاطًا مُّسۡتَقِيۡمًا ۞۱۷۵	اب جو لوگ، اللہ کو مان لیں اور اس کو مضبوطی سے پکڑ لیں، اللہ جلد ہی اُن کو اپنی رحمت اور اپنے فضل و کرم کے دامن میں لے لے گا اور اپنی طرف آنے کا سیدھا راستا دکھادے گا ○

اب جو لوگ، اللہ کی بات کو جو ابھی بیان کی گئی ہے، مان لیں اور اس [۴۳] نُوۡرًا مُّبِيۡنًا یعنی قرآن کو تعمیل کے لیے مضبوطی سے پکڑ لیں، اللہ جلد ہی اُن کو اپنی رحمت اور اپنے فضل و کرم کے دامن میں لے لے گا اور اپنی طرف آنے کا سیدھا راستا دکھادے گا۔

وراثت کے چند تشنہ وضاحت طلب امور

اب اللہ کے فضل و کرم سے ہم سورۃ النساء کی آخری آیہ مبارکہ پر پہنچ گئے ہیں۔ ہم جانتے ہیں کہ یہ سورہ نساء تو سنہ ۳ ہجری کے اواخر سے وسط ۵ ہجری تک نازل ہوئی ہے اور یہ آیت اِس سُورہ کے نزول سے بہت بعد نازل ہوئی ہے۔ بعض روایات کے مطابق یہ قرآن کی سب سے آخری آیت ہے، تاہم یہ بات دوسری روایات اور نفسِ مضمون کے تناظر میں وزنی محسوس نہیں ہوتی لیکن یہ ضرور متعین کرتی ہے کہ یہ آپ کی عمر کے آخری برس یعنی سن ۹ ہجری نازل ہوئی ہو گی۔ تاہم رسول اللہ ﷺ نے اس آیت کو اللہ کے حکم سے اُن آیات کے سلسلہ میں شامل نہیں کیا گیا جو وراثت کے احکام کے باب میں اس سُورہ کے آغاز میں آئی ہیں۔ یہ دلیل دل کو نہیں لگتی کہ چوں کہ یہ سورہ مبارکہ کافی عرصے سے تلاوت کی جارہی تھی اس لیے اس کو وراثت کے دوسرے احکام کے ساتھ سورہ کے درمیان میں نہیں ڈالا گیا، جو بھی حکمت رہی ہو گی اللہ ہی بہتر جانتا ہے۔

کَلالہ وہ شخص ہے جس کے اوپر اور نیچے کوئی زندہ موجود نہ ہو۔ اوپر یعنی باپ دادا اور نیچے یعنی اولاد۔ اس کی

---

۴۳ وَ اعۡتَصَمُوۡا بِهٖ میں بِهٖ کی ضمیر کا مرجع کس جانب ہے؟ مفسّرین، قرآن مجید میں اپنے فہم کے مطابق مختلف تشریحات کرتے ہیں اور تمام ہی مناسب معلوم ہوتی ہیں۔ ایک تفسیر تو وہی ہے جو اوپر دیے گئے مفہوم سے واضح ہوتی ہے جس میں اس کو پچھلی آیہ ۱۷۴ میں مذکور نُوۡرًا مُّبِيۡنًا یعنی قرآن کی جانب لوٹایا گیا ہے۔ بعض مفسّرین اِس سے دینِ اسلام کی رسّی کو مراد لیتے ہیں یعنی جو لوگ اُسے تھام لیں (اعۡتَصَمُوۡا) گے اور بعض اس سے خود اللہ کی ذات میں پناہ کو پکڑنا (اعۡتَصَام) مراد لیتے ہیں۔

وراثت میں بھائی بہن کا تذکرہ ہے۔ سیّدنا ابو بکرؓ نے فرمایا کہ یہ وہ بھائی اور بہن ہیں جن کے اور مرنے والے کے والد اور والدہ یا صرف والد مشترک یعنی ایک ہوں۔ ابو بکرؓ نے صحابہ کے سامنے ایک مرتبہ ایک خطبہ میں یہ تشریح فرمائی تھی اور صحابہ میں سے کسی نے اس سے اختلاف نہ کیا، اس بنا پر یہ مُجمع علیہ مسئلہ ہے۔

يَسْتَفْتُوْنَكَ ؕ قُلِ اللّٰهُ يُفْتِيْكُمْ فِي
الْكَلٰلَةِ ؕ اِنِ امْرُؤٌا هَلَكَ لَيْسَ لَهٗ وَلَدٌ وَّ
لَهٗۤ اُخْتٌ فَلَهَا نِصْفُ مَا تَرَكَ ۚ وَ هُوَ
يَرِثُهَاۤ اِنْ لَّمْ يَكُنْ لَّهَا وَلَدٌ ؕ فَاِنْ
كَانَتَا اثْنَتَيْنِ فَلَهُمَا الثُّلُثٰنِ مِمَّا تَرَكَ ؕ
وَ اِنْ كَانُوْۤا اِخْوَةً رِّجَالًا وَّ نِسَآءً
فَلِلذَّكَرِ مِثْلُ حَظِّ الْاُنْثَيَيْنِ ؕ يُبَيِّنُ
اللّٰهُ لَكُمْ اَنْ تَضِلُّوْا ؕ وَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ﴿۱۷۶﴾ ۲۴۶

وہ تم سے وراثت کے بارے میں سوال کرتے ہیں کہہ دو اللہ تمھیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص بے اولاد مر جائے اور اُس کی ایک بہن ہو تو اُس کے لیے اس کے ترکہ کا نصف ہے اور وہ مرد اس بہن کا اُس صورت میں وارث ہو گا جب اُس بہن کے کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر دو بہنیں ہوں تو ان کے لیے اس کے ترکہ کا دو تہائی ہو گا اور اگر کئی بھائی بہن مرد عورتیں ہوں تو عورتوں کا اکہرا اور مردوں کا دوہرا حصّہ ہو گا۔ اللہ تمھارے لیے وضاحت کرتا ہے کہ کہیں تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے ○ ۲۴۶

وہ تم سے ایسے مرنے والے یا مرنے والی کی وراثت کے بارے میں سوال کرتے ہیں جس کے اوپر کے لوگوں یعنی ماں باپ اور اجداد وغیرہ میں سے کوئی زندہ ہو اور نہ ہی کوئی اُس کی اولاد ہو، یعنی وہ کلالہ ہو۔ کہہ دو اللہ تمھیں کلالہ کے بارے میں فتویٰ دیتا ہے۔ اگر کوئی شخص بے اولاد مر جائے اور اُس کی ایک بہن ہو تو اُس بہن کے لیے اس کے ترکہ کا نصف ہے اور وہ مرد اس بہن کا، اُس صورت میں وارث ہو گا جب اُس بہن کے کوئی اولاد نہ ہو۔ اور اگر مرنے والے کلالہ مرد کی دو بہنیں ہوں تو ان کے لیے اس کے ترکہ کا دو تہائی ہو گا اور اگر کئی بھائی بہن مرد عورتیں ہوں تو عورتوں کا اکہرا اور مردوں کا دوہرا حصّہ ہو گا۔ اللہ تمھارے لیے اس کی وضاحت اس لیے کرتا ہے کہ کہیں تم بھٹک نہ جاؤ اور اللہ ہر چیز کا علم رکھنے والا ہے۔

☆☆☆☆☆

فہرستِ موضوعات

نزول قرآن؛بدر اور خندق کے درمیان	**۱۱**
مدنی زندگی کے پہلے دو برسوں میں نازل ہونے والے اجزائے قرآنی	۱۳
سُورۃ النِّسَآء کے پانچ خطبے اور اُن کا زمانہ نزول	۱۴
۱۱ سُورۃ الصَّف، باب#۱۴۳	۱۵
۱۲ سُورۃ اٰلِ عمران کا چوتھا خطبہ [آیات ۱۲۱-۲۰۰]، باب#۱۴۶	۱۶
۱۳ سُورۃ النِّسَآء، [پہلا خطبہ: آیات ۱ تا ۲۸]، باب#۱۴۷	۱۸
۱۴ سُورۃ النِّسَآء، [تیسرا خطبہ: آیات ۴۴ تا ۵۹] باب#۱۴۹	۱۹
۱۵ سُورۃ الحشر، باب#۱۵۱	۲۰
۱۶ سُورۃ النِّسَآء، [چوتھا خطبہ: آیات ۶۰ تا ۱۲۶] باب#۱۵۳	۲۱
۱۷ سُورۃ النِّسَآء [دوسرا خطبہ: آیات ۲۹ تا ۴۳] باب#۱۵۴	۲۲
۱۸ سُورۃ النِّسَآء، [پانچواں خطبہ: آیات ۱۲۷ تا اختتام] باب#۱۵۵	۲۴
جدول-۱ ہجرت کا پہلا برس ربیع الاوّل سے ذوالحجہ	۲۵
جدول-۲ مدنی زندگی میں سورۃ البقرہ کے آٹھ خطبات	۳۰
باہم شادی و غم و کشاکش پیہم	**۳۱**
استقبال کے لیے آنے والے	۳۲
اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ کی جنگ بدر سے غیر حاضری پر معذرت	۳۳
بنتِ رسول عربی ﷺ، سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کی وفات	۳۴
کعب بن اشرف کا مکہ کا ہنگامی دورہ	۳۵
شہید کی بیوہ کا رشتہ	۳۷
عیدالفطر اور صدقۃ الفطر کا جاری ہونا اور فرضیتِ زکوٰۃ	۳۹
مدنی زندگی کے دوسرے برس کی اہمیت	۴۰
مسلمانوں کو پہلی مرتبہ ایک سالانہ تہوار کا تحفہ	۴۱
غالب آجانے کی خوش خبری، ۶۱ سُورۃ الصَّف	**۴۳**
سورہ مبارکہ کے وقت.......... سیاسی پسِ منظر	۴۴
اعلائے کلمۃ الحق میں مصروف اہلِ ایمان	۴۴
قول و فعل میں ہم آہنگی	۴۵
اہلِ ایمان بنیان مرصوص بن کر قتال کرتے ہیں	۴۵
نفاق قلوب میں ٹیڑھ پیدا کرتا ہے	۴۵
مسیح علیہ السلام کی زبانی بنی اسرائیل کی حق سے روگردانی کی روداد	۴۶
اظہارِ دین/غلبہ دین	۴۹
کیا نبی عربی.... میں غلبہ دین کے لیے آئے تھے؟	۴۹
غلبہ دین کے لیے پہلی ضرورت	۵۰
اہلِ ایمان کو نصرتِ الٰہی کی نوید	۵۰
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا كُوْنُوْۤا اَنْصَارَ اللّٰهِ	۵۰
مدینے میں زندگی کا کارواں	**۵۵**
غزوہ بنی سلیم یا غزوہ قرقرۃ الکدر	۵۶
رسول اللہ ﷺ کی بیٹی فاطمہ رضی اللہ عنہا کی شادی	۵۷
زیدؓ کی شادی کے لیے فکر مندی	۵۹

عثمان ابن مظعون رضی اللہ عنہ کا انتقال	۵۹
عثمان ابن مظعون رضی اللہ عنہ کا زہد و تقویٰ	۶۰
غزوہ سویق	۶۳
غزوہ ذی امر یا غزوہ غطفان یا غزوہ انمار [محرم ۳ھ]	۶۵
سیّدہ ام کلثومؓ کا سیّدنا عثمانؓ بن عفان سے نکاح	۶۶
غزوہ بحران	۶۷
فحش گو شاعر کا قتل	۶۷
یہود کے ساتھ معاہدہ	۶۸
منافقین کی ہزیمت	۶۹
حفصہؓ کی عدت کی تکمیل پر رسول اللہ ﷺ سے شادی	۶۹
حفاظتِ قرآن و حدیث	۷۰
کھجور کے درخت کا تنازعہ	۷۰
آیاتِ اظہارِ دین	۷۲
غزوہ اُحد	**۷۳**
۱: انتقام	۷۸
۲: انٹیلیجنس	۸۸
۳: وادی کوہ اُحد	۹۷
۴: مقدمات جنگ	۱۰۶
۵: مارو یا مر جاؤ	۱۱۳
۶: اور پانسہ پلٹ گیا	۱۲۲
۷: جاں نثاری	۱۲۹
۸: جڑ کو کاٹ دو	۱۴۳
۹: دم توڑتی جنگ کی آخری سانسیں	۱۴۸
۱۰: شہدا کی تدفین اور مدینے کو واپسی	۱۵۶
۱۱: جشنِ فتح	۱۷۰

مالک الملک کا جنگِ اُحد پر تبصرہ، [آلِ عمران آخری ۸ رکوع]	**۱۸۵**
تین بنیادی موضوعات	۱۸۷
۱: جنگ اُحد پر قرآن کا تبصرہ [نکات ۱ تا ۱۰]	۱۸۸
۲: منافقین کی دست درازیاں اور اُن کا تعاقب	۱۹۷
۳: مخلص اہلِ ایمان کو ہدایات [نکات ۱۸ تا ۲۸]	۲۰۱
جنگ اُحد اور سورۃ آلِ عمران	۲۰۶
اُمّ المؤمنین، اُمّ المساکین سیّدہ زینب بنت خزیمہ رضی اللہ عنہا	۲۱۱
وراثت اور شادیوں کے ضابطے، [سُورۃ النّسآء ۱ تا ۲۸]	**۲۳۳**
یتیموں کی پرورش اور اُن کا ترکہ	۲۳۶
وارثوں کے ترکے میں حقوق	۲۴۰
بدکاری کی سزا کے ابتدائی احکامات	۲۴۶
نکاح اور شادیوں کے باب میں احکامات	۲۴۸
اُحد سے بھی ہیں کچھ شدید تر ایّامِ غم، رجیع اور بئرِ معُونہ	**۲۵۷**
ابو سلمہؓ	۲۵۸
وفات ابو سلمہؓ	۲۵۹
فاطمہ کا گھر اپنے والد کے گھر سے قریب	۲۶۱
فاطمہ اور علی کی ایک غلام کے لیے درخواست	۲۶۲
رجیع کا المناک واقعہ	۲۶۳
خبیب رضی اللہ عنہ کی گرفتاری، قید اور شہادت،	۲۶۴
زید بن دثنہ رضی اللہ عنہ کی گرفتاری اور شہادت	۲۶۵
بئرِ معُونہ کا المیہ	۲۶۶
ابو سلمہ کی بیوہ کا نبی اکرم ﷺ سے نکاح	۲۶۷
یہود کو تنبیہ، [سُورۃ النّسآء ۴۴ تا ۵۹]	**۲۶۹**
اہل کتاب امتوں کے جرائم	۲۷۰
یہود کا اصل جرم؛ شرک	۲۷۲

یہود جادو ٹونوں ٹوٹکوں مانتے اور طاغوت کی پیروی کرتے ہیں	۲۷۴
امانتیں اہلِ امانت کے سپرد کرو اور طاغوتی عدالتوں کو تسلیم نہ کرو	۲۷۷
زخمی شیر کا جوابی حملہ،، غزوۂ بنی نضیر، غزوہ نجد	**۲۷۹**
جنگِ اُحد کے بعد یہود کہاں کھڑے ہیں	۲۸۰
مسلمانوں کے جانی نقصان سے یہود کے روّیے میں تبدیلی	۲۸۱
بئرِ معونہ کا المناک حادثہ بنو نضیر کی جلاوطنی کا پیش خیمہ	۲۸۲
بنو نضیر رسول اللہ ﷺ کو قتل کرنے کی تیّاریوں میں	۲۸۳
بنو نضیر کو مدینے سے جلاوطنی کا انتباہ	۲۸۴
نام نہاد مسلمانوں کی جانب سے یہود کو تعاون کی یقین دہانی	۲۸۴
بنو نضیر کے خلاف اعلانِ جنگ اور لشکر کشی	۲۸۶
بنو نضیر کے قلعہ کا محاصرہ اور بنو قریظہ سے معاہدہ	۲۸۶
بنو نضیر محاصرے سے تنگ آگئے	۲۸۷
بنو نضیر .... جلاوطن ہونے پر راضی	۲۸۸
بنو نضیر معافی ملنے پر گاتے بجاتے خوشی مناتے نکل گئے	۲۸۹
مالک الملک کا جنگِ بنو نضیر پر تنقید و تبصرہ، سُوْرَةُ الْحَشْر	**۲۹۱**
مدینے سے یہود کی جلاوطنی	۲۹۲
بنو نضیر کے متروکہ اموال کا استعمال	۲۹۳
مسلم معاشرے میں دولت کی تقسیم	۲۹۴
رسول اللہ ﷺ کی غیر مشروط اطاعت	۲۹۵
انصار کی عالی ظرفی اور ایثار	۲۹۵
حاملینِ کتاب بھی کافر ہو سکتے ہیں	۲۹۶
خود احتسابی کی دعوت	۲۹۷
اسمائے حسنہ	۲۹۷
مدینے سے یہود کی جلاوطنی	۲۹۹

کلمہ گو منافقین اہلِ کتاب اور مشرکین کے دوست ہیں	۳۰۲
غزوہ بدرِ ثانیہ	**۳۰۹**
زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی زید بن حارثہ رضی اللہ عنہ سے شادی	۳۱۰
ایک طے شدہ جنگ منتظر ہے!	۳۱۱
مشرکین اور مسلمان دونوں کو چیلنج کا سامنا ہے	۳۱۲
مشرکین پروپیگنڈے کی مہم میں ناکام ہو جاتے ہیں	۳۱۳
مسلمان مقابلے کے لیے میدان بدر پہنچ جاتے ہیں	۳۱۴
قریش کا لشکر روانہ ہو کر ہمت ہارتا ہے اور لوٹ جاتا ہے	۳۱۵
غزوہ دُومۃ الجندل	۳۲۰
عملی منافقین پر زجر و توبیخ، [سُوْرَةُ النِّسَآء ۶۰ تا ۱۲۶]	**۳۲۱**
منافقین اللہ کے نہیں، طاغوت کے بندے ہیں	۳۲۲
منافقین کے ساتھ نظر انداز کیے جانے کا برتاؤ کیا جائے	۳۲۲
منافقین بمقابلہ مخلصین	۳۲۳
جنگِ اُحد، رجیع اور معونہ کے نقصان کا ازالہ	۳۲۸
ہاتھ روکے رکھو [كُفُّوْا اَيْدِيَكُمْ] .... اور جہاد کرو [كُتِبَ عَلَيْهِمُ الْقِتَالُ]...کا صحیح مفہوم	۳۲۸
منافقین کے دل رسالتِ محمدیؐ پر مطمئن نہیں ہیں؛	۳۳۱
منافقین قرآن پر بھی شک میں مبتلا ہیں	۳۳۲
مدینہ افواہوں کی ضد میں	۳۳۳
منافقین سے قطع تعلق ضروری نہیں	۳۳۳
دورانِ جنگ منافق مسلمانوں کے قتل کی اجازت	۳۳۸
خوں بہا کی مقدار	۳۳۸
سلام کرنے والے کو بلا تحقیق کافر نہ کہو	۳۳۸

جہاد پر جانے والے نہ جانے والوں سے یقیناً افضل ہیں	۳۳۹
اُن بد نصیبوں کی موت کا منظر جو غیر اسلامی معاشرہ ترک نہ کرسکے	۳۴۳
صلوٰۃ الخوف اور صلوٰۃ القصر	۳۴۵
رسول اللہ ﷺ کی عدالت میں ایک جھوٹا مقدمہ	۳۴۷
سرگوشیاں اور خفیہ مشاورتیں	۳۵۳
وَمَنۡ یُّشَاقِقِ الرَّسُوۡلَ مِنۡۢ بَعۡدِ مَا تَبَیَّنَ لَهُ الۡهُدٰی	۳۵۴
اِنَّ اللّٰهَ لَا یَغۡفِرُ اَنۡ یُّشۡرَكَ بِهٖ وَ یَغۡفِرُ مَا دُوۡنَ ذٰلِكَ ﴿۱۱۶﴾	۳۵۴
شیطان کے بندے	۳۵۵
معاشرتی ہدایات اور اصول وضوابط، [سُوۡرَةُ النِّسَآء ۲۹ تا ۴۳]	۳۶۱
کاروبار اور لین دین میں فریب	۳۶۲
ترکے میں سے جائز وارثوں کو محروم کرنا	۳۶۳
مرد کو خاندانی نظام میں قوام بنایا گیا ہے	۳۶۵
خاندانی نظام میں تنازعات کو حل کا طریقہ	۳۶۶
مسلمان شہریوں کے اوصاف	۳۶۶
خامیاں جو ایک مومن میں نہیں ہوسکتی ہیں	۳۶۷
اختتامیہ [سُوۡرَةُ النِّسَآء ۱۲۷ تا ۱۷۶]	۳۷۳
یتیم لڑکیوں کے حقوق کی پامالی	۳۷۴
مرد صرف چار تک شادیاں کرسکتے ہیں	۳۷۴
بیویوں کے درمیان عدل کا مفہوم:	۳۷۵
ایک سے زاید بیویوں کے ساتھ انصاف	۳۷۶
منافقت سے پاک یکسوئی کی دعوت	۳۷۸
اے ایمان والو انصاف پر قائم رہو!	۳۸۰
منافقین سے ہوشیار	۳۸۴
یہود کے جرائم	۳۸۹
اختتام کلام	۳۹۵
وراثت کے چند تشنہ، وضاحت طلب امور	۴۰۲

تھکی ہے فکر رسا اور مدح باقی ہے
قلم ہے آبلہ پا اور مدح باقی ہے
تمام عمر لکھا اور مدح باقی ہے
ورق تمام ہوا اور مدح باقی ہے
سفینہ چاہیے اس بحر بیکراں کے لیے